Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

شمارہ 3

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20 ربیع الثانی 1438 ہجری قمری   19 صلح 1396 ہجری شمسی   19 جنوری 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 13 جنوری 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یاد رہے کہ جو شخص اُترنے والا تھا وہ عین وقت پر اُتر آیا اور آج تمام نوشتے پورے ہوگئے تمام نبیوں کی کتابیں اسی زمانہ کا حوالہ دیتی ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"یاد رہے کہ جو شخص اُترنے والا تھا وہ عین وقت پر اُتر آیا اور آج تمام نوشتے پورے ہوگئے تمام نبیوں کی کتابیں اسی زمانہ کا حوالہ دیتی ہیں۔ عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اسی زمانہ میں مسیح موعود کا آنا ضروری تھا اُن کتابوں میں صاف طور پر لکھا تھا کہ آدم سے چھٹے ہزار کے اخیر پر مسیح موعود آئے گا۔ سو چھٹے ہزار کا اخیر ہوگیا اور لکھا تھا کہ اس سے پہلے ذوالسنین ستارہ نکلے گا۔ سو مدت ہوئی کہ نکل چکا اور لکھا تھا کہ اس کے ایام میں سورج اور چاند کو ایک ہی مہینہ میں جو رمضان کا مہینہ ہوگا گرہن لگے گا۔ سو مدت ہوئی کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوچکی اور لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک بڑے جوش سے طاعون پیدا ہوگی اس کی خبر انجیل میں بھی موجود ہے سو دیکھتا ہوں کہ طاعون نے اب تک پیچھا نہیں چھوڑا۔"

(تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 24)

122 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2016 کی مختصر رپورٹ (آغاز جلسہ سے 125 واں سال)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 122 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

☆ 42 ممالک سے مہمانان کرام کی شرکت، 14,242 شمع احمدیت کے پروانوں کی جلسہ میں شمولیت

☆ حضور انور کے اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,230 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

☆ نماز تہجد ☆ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ☆ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ☆ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ☆ مہمانان کرام کی تعارفی تقاریر ☆ ملکی و غیر ملکی زبانوں میں ترجمانی ☆ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے مختلف تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائش کا انعقاد ☆ نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب کیلئے تبلیغی جلسہ ☆ 26 نکاحوں کے اعلانات ☆ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی وسیع تشہیر ☆ پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کاروائی کی تکمیل ☆ القلم پروجیکٹ کا انعقاد ☆ جماعت احمدیہ انڈونیشیا سے 183 افراد کی چارٹرڈ طیارہ کے ذریعہ جلسہ میں شمولیت۔

(قسط دوم)

جلسہ پیشوایان مذاہب

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں مختلف مذہبی اور سیاسی لیڈر جلسہ سالانہ میں تشریف لا کر جماعت احمدیہ کی قیام امن کے متعلق کوششوں اور دیگر خدمات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب، مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب اور مکرم مولوی فضل الرحمن بھٹی صاحب نے باری باری درج ذیل مذہبی اور سیاسی لیڈروں کو اپنے خیالات کے اظہار کیلئے ڈائس پر بُلایا۔

(1) مکرم انوراگ سود صاحب (کنوینر سدبھاونا کمیٹی ہوشیار پور) آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سب سے پہلے جلسے کی مبارک باد پیش کی اور کہا کہ ہمیں ہمیشہ حضور انور کی رہنمائی ملتی رہتی ہے۔ جماعت نے ہوشیار پور میں چیریٹیبل ہومیو پیتھی ڈسپنسری شروع کی ہے جو خدمت انسانیت میں مصروف ہے۔ آپ نے کہا کہ جب ہم شروع میں یہاں آتے تھے تو اتنے مذہبوں کے لوگ یہاں نہیں آتے تھے۔ اب کافی تعداد میں اس جلسہ میں مختلف دھرموں کے لوگ آتے ہیں۔ حضور انور سے بھی میری ملاقات لندن میں ہوئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ اگر ساری دنیا امن کے قیام کے لیے کوشش نہیں کرے گی تو تیسری عالمی جنگ ہوکر رہے گی۔ آپ کے اسٹیج سے سبھی دھرموں کا احترام ہوتا ہے۔ اگر یہ جذبہ ساری دنیا کا ہوجائے تو پھر کوئی جنگ، لڑائی، جھگڑا نہیں ہوسکتا۔

(2) سردار جرنیل سنگھ ماہل صاحب (چیئر مین میونسپل کمیٹی قادیان) آپ نے کہا کہ آج اس خوشی کے موقع پر 42 ملکوں سے آنے والے تمام بھائیوں کو اس جلسہ کی مبارک باد۔ دعا کرتا ہوں کہ یہ جلسہ ہر سال بڑھ چڑھ کر پیار اور احترام سے منایا جائے۔ ہمارا جماعت سے بہت گہرا تعلق ہے۔ جماعت نے جتنا پیار ہمیں دیا ہے وہ کوئی نہیں دے سکتا۔ یہ سچی جماعت ہے۔

(3) جناب پی کے سمنت رائے صاحب (بشپ نارتھ زون انڈیا) آپ نے اپنے تمام ممبرز اور بھائی بہنوں کی طرف سے جلسہ کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا قادیان سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہاں آتے آتے بہت سے دوست بن گئے ہیں۔ ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں احمدیہ کمیونٹی سے ملتے ہیں۔ کشمیر میں ہمارا اسکول جل گیا تھا، جرمنی سے جماعت احمدیہ نے اسکے بنانے میں مدد کی۔ آج ساری دنیا میں مسلمانوں کو ہر خرابی کیلئے ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ میرا ماننا ہے کہ اپنے مذہب کے ساتھ ساتھ ہم دوسروں کے مذہب کو بھی جانیں اور اس سے پیار کریں۔ ہمیں منفی باتوں سے ہٹ کر مثبت باتوں پر عمل کرنا چاہئے۔

(4) ڈاکٹر سوامی آدیش پوری صاحب (اونا، ہماچل پردیش) آپ نے فرمایا یہ 122 واں جلسہ سالانہ ہے۔ ہم میں سے یہاں کوئی بھی 122 سال کا نہیں ہے لیکن اس جلسہ کی بنیاد رکھنے والے آج بھی زندہ ہیں۔ جو باغیچہ انہوں نے 122 سال قبل لگایا تھا، احمدیہ

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

امام جماعت احمدیہ

مَیں آپ کو خدمت دین کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی خدمتِ دین کے کاموں میں انتہائی مصروف رہ کر گزاری

آپؑ انتہائی محنت کرنے والے اور ہرگز نہ تھکنے والے وجود تھے

آپ نے بھی حضور علیہ السلام کے مبارک طرزِ زندگی کو اپنانا ہے اور حسب استطاعت دینی کاموں میں حصہ لینا ہے

وہ جنہیں ابھی اس کی توفیق نہیں ملی آگے آئیں اور جماعتی خدمات کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں اور اس طرح اپنی دینی و دنیوی ترقی کے سامان کریں

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2016

لندن
24-9-2016

پیارے خدام واطفال بھارت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ مَیں آپ کو خدمتِ دین کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دَور مادہ پرستی کا دَور ہے۔ ہر طرف مال کمانے اور دُنیوی خواہشات کی تکمیل کی دَوڑ لگی ہوئی ہے۔ معاشرتی برائیاں اور اخلاقی کمزوریاں ہر سُو عام ہیں۔ لوگوں کی مصروفیات اور رجحانات بدل گئے ہیں۔ ترجیحات مختلف ہوگئی ہیں اور ہر سُو ایک ایسا ماحول ترویج پا رہا ہے جو مذہب سے دُور لے جانے والا ہے۔ لیکن کیا ایک مومن ان باتوں پر مطمئن اور خوش ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں! آپ تو وہ مومن ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق بخشی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی خدمت دین کے کاموں میں انتہائی مصروف رہ کر گزاری۔ آپ نے کتابیں لکھیں۔ لوگوں سے مناظرے کئے۔ مختلف جگہوں کے سفر اختیار کئے۔ ہر وقت لوگ قادیان آتے اور آپ ان کی خواہش پر ان کو ملاقات کے مواقع عطا فرماتے۔ آپ انتہائی محنت کرنے والے اور ہرگز نہ تھکنے والے وجود تھے۔ پس آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے اس بابرکت وجود کو مانا ہے اور اس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ آپ نے بھی حضور علیہ السلام کے مبارک طرزِ زندگی کو اپنانا ہے اور حسب استطاعت دینی کاموں میں حصہ لینا ہے۔ محض دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کافی نہیں اس پر عمل بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اگر ہوسکے تو دین کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت، وجود، قویٰ، مال، جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کیے جاویں۔ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 112)

پھر فرماتے ہیں :

”سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں۔ دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے وہ گناہ ہوتا ہے۔ اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کا ہو۔ ہر ایک مجلس میں اس نیت سے جاوے کہ کچھ پہلو دین کا حاصل ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنوایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپؐ وہاں تشریف لے چلیں تو آپؐ کے قدموں سے برکت ہو۔ جب وہاں حضرت گئے تو آپؐ نے ایک دریچہ دیکھا۔ پوچھا کہ یہ کیوں رکھا ہے۔ عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تُو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا۔“ (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 603 تا 604)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک ایسی پیاری جماعت دی ہے جس کے بہت سے لوگ دینی خدمات بجا لانا پسند کرتے ہیں اور جنہیں ایک دفعہ یہ ذوق نصیب ہو جائے ان کے گھر بھی جماعتی دفتر دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی باتیں دینی ہوتی ہیں، ان کے دوست بھی عموماً وہی ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے:

”دنیوی عظمت بھی دین سے حاصل ہوتی ہے۔“ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 387)

پس وہ جنہیں ابھی اس کی توفیق نہیں ملی آگے آئیں اور جماعتی خدمات کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں اور اس طرح اپنی دینی و دنیوی ترقی کے سامان کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی برکات کو اپنی ذات میں مشاہدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام خاکسار

[signature]

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

ربیع الاوّل کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔لیکن افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ یہ دن مناتے تو محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کی پیدائش کی خوشی میں ہیں لیکن آپس میں مسلمان قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى (الحشر:15) کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں، کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔اکثر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔روزانہ خبریں آتی ہیں سینکڑوں مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہورہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر یہ سب کچھ انتہائی ڈھٹائی اور بے شرمی سے کیا جارہا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا تھا کہ اس حالت میں اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان مایوس نہ ہوں ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود آئے گا جو اپنے آقا ومطاع کے کامل غلام کی حیثیت سے مسلمانوں کو بھی، غیر مسلموں کو بھی اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور اسلام کی خوبصورت اور روشن تعلیم سے دنیا کو روشن کرے گا اور پھر سے اُمّت واحدہ بنائے گا

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے اور اس پر کامل ایمان کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ پر شریعت مکمل ہو چکی ہے۔لیکن یہ فتنہ پرداز مولوی عوام الناس کے جذبات کو اس بات سے انگیخت کرتے ہیں کہ احمدی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ کر لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ کہا جائے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔جو احمدی کہلاتے ہوئے پھر اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں وہ فاسق، فاجر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کا ایسے شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ہاں یہ بات ضرور ہے کہ احمدی ختم نبوت کی وہ تعریف کرتے ہیں جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کو قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپ کی لائی ہوئی شریعت سے باہر ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، علماء و بزرگان کے حوالے اور بالخصوص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پُرمعارف، بصیرت افروز ارشادات کی روشنی میں ختم نبوت کی تشریح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام کا تذکرہ

12 ربیع الاوّل کے حوالے سے ناموس رسالت اور ختم نبوت کے نام پر پاکستان میں چند دن پہلے دوالمیال میں اوباشوں اور مولویوں نے جمع ہو کر جلوس نکالا اور ہماری مسجد پر حملہ کیا

دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعلق کانفرنسوں کے انعقاد اور مسلم وغیر مسلم افراد کو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آگاہ کرنے کی مہم اور اس کے نیک اثرات کا تاریخی حوالہ سے تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 ردسمبر 2016ء بمطابق 16 رفتح 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہم آجکل اسلامی مہینہ ربیع الاوّل سے گزر رہے ہیں۔اسلامی دنیا خاص طور پر پاک و ہند میں اس مہینہ کی اہمیت اس لئے ہے ویسے تو ساری اسلامی دنیا میں ہے لیکن یہاں خاص طور پر اسے بڑا منایا جاتا ہے کہ بارہ تاریخ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ایک تحقیق یہ کہتی ہے۔پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''سیرت خاتم النبیین'' میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک مصری سکالر کی تحقیق کے مطابق 9 رربیع الاوّل بنتی ہے۔(سیرت خاتم النبیین از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 93)

بہر حال ربیع الاوّل کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔لیکن افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ یہ دن مناتے تو محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کی پیدائش کی خوشی میں ہیں لیکن آپس میں مسلمان قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى (الحشر:15) کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں، کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ تو مسلمانوں کے آپس کے تعلقات میں یہ خصوصیت بیان فرماتا ہے کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:30) کہ آپس میں بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں لیکن یہ رحم تو دُور کی بات ہے اکثر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔روزانہ خبریں آتی ہیں سینکڑوں مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں اور یہ چیز ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو سخت ناپسند ہے۔اگر اپنے طور پر ظلم کر رہے ہیں تو کریں لیکن یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ہو رہی ہے۔مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے اور اللہ اور رسول کے نام پر قتل کر رہا ہے۔وہ خدا جو ربّ العالمین ہے اور رحمان ہے، رحیم ہے، وہ رسول جو رحمۃ للعالمین ہے ان کے نام پر ظلم و بربریت کی مثالیں قائم کر کے بیکسوں، عورتوں، بچوں، معصوموں کو گھروں سے بے گھر کیا جا رہا ہے۔ ننگ اور بھوک میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔قتل کیا جا رہا ہے۔گویا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر یہ سب کچھ انتہائی ڈھٹائی اور بے شرمی سے کیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ایک مسلمان کا عمداً قتل تمہیں جہنم میں لے جائے گا۔کسی بھی معصوم کے قتل سے تم جہنم کی آگ سے بچ نہیں سکتے لیکن یہ مذہبی ٹھیکیدار اور مفاد پرست لیڈر سادہ اور کم علم مسلمانوں کو جنّت کا لالچ دے کر اس قسم کے کام میں جھونکتے چلے جا رہے ہیں۔اسلام کو اس قدر ان لوگوں نے بدنام کر دیا ہے کہ آج غیر مسلم دنیا میں اسلام کے نام سے پہلا تصور جو غیر مسلموں کے ذہنوں میں ابھرتا ہے وہ ظلم و بربریت ہے۔ہاں ایک بات ہے جس پر یہ نام نہاد مسلمان لیڈر جمع ہو کر یا علماء جمع ہو کر ایک دوسرے سے تعاون کی باتیں اور تلقین کرتے ہیں اور وہ بات وہ ہے جس کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مسلمانوں کی ایسی حالت ہو جائے گی، جب مسلمانوں کے دل آپس میں پھٹ جائیں گے، قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کی حالت ہوگی، مسلمان ایک دوسرے کے گلے کاٹیں گے۔نام نہاد علماء جن کے پاس مسلمان لوگ یہ سمجھ کر کہ ان کے پاس ہدایت ہے ہدایت کے لئے جائیں گے تو ان علماء کی بھی یہی حالت ہوگی کہ وہ بھی انہی کاموں میں مصروف ہوں گے جو خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والے ہیں بلکہ عام لوگوں سے بھی بدتر ان کی حالت ہوگی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عُلَمَآءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ۔یعنی علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔(الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 318-317 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد بیروت 2004ء) کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ یہ فتنے پیدا کرنے والے ہوں گے۔ان میں سے فتنے پھوٹیں گے۔ اور یہی ہم آج علماء کی اکثریت میں دیکھ رہے ہیں کہ بجائے آگ بجھانے کے یہ لوگ آگ لگانے والے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا تھا کہ اس حالت میں اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان مایوس نہ ہوں ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود آئے گا جو اپنے آقا ومطاع کے کامل غلام کی حیثیت سے مسلمانوں کو بھی، غیر مسلموں کو بھی اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور اسلام کی خوبصورت اور روشن تعلیم سے دنیا کو روشن کرے گا اور پھر سے اُمّت واحدہ بنائے گا۔لیکن جیسا کہ میں نے کہا اسی بات سے یہ علماء انکاری ہیں اور لوگوں کو بھی، عامۃ المسلمین کو بھی غلط باتیں بتا کر فساد کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔اور انہیں وہ باتیں فساد پیدا کرنے کے لئے بتاتے ہیں کہ جن کا وجود ہی نہیں ہے۔

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے اور اس پر کامل ایمان کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ پر شریعت مکمل ہو چکی ہے۔لیکن یہ فتنہ پرداز مولوی عوام الناس کے جذبات کو اس بات سے انگیخت کرتے ہیں کہ احمدی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ کر

لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ کہا جائے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جو احمدی کہلاتے ہوئے پھر اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں وہ فاسق، فاجر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کا ایسے شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ احمدی ختم نبوت کی وہ تعریف کرتے ہیں جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کو قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپ کی لائی ہوئی شریعت سے باہر ہو۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر اس امّت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔ (کنز العمال جلد 11 صفحہ 251 کتاب الفضائل ذکر الصحابۃ وفضلھم ؓ حدیث 32575 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس آپ نے نبوت کا راستہ بند نہیں فرمایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرے سے باہر نکل کر کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی۔ اور ہم اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی ہونے کی حیثیت سے نبی بھی مانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل غلامی میں رکھتے ہوئے مانتے ہیں اور یہی پرانے علماء کا بھی مسلک تھا۔

چنانچہ شاہ ولی اللہ دہلوی اپنی کتاب ''تفہیمات الٰہیہ'' میں لکھتے ہیں کہ ''مجھ پر نبی ختم کئے گئے'' (یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جس کو اللہ سبحانہٗ لوگوں کے لئے شریعت دے کر بھیجے۔ (التفہیمات الالٰہیہ از شاہ ولی اللہ دہلویؒ جلد 2 صفحہ 85 مکتبہ حیدری لاہور 1967ء)۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو شریعت لے کر آئے۔ اس کے بغیر آ سکتا ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (الدر المنثور جلد 5 صفحہ 204 تفسیر سورۃ الاحزاب مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

پس ہم اگر مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود مانتے ہوئے نبی کا درجہ دیتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل۔ پس علماء جو وقتاً فوقتاً عوام الناس کو اس حساس بات پر ابھارتے رہتے ہیں کہ احمدی یا وہ جو یہ لوگ کہتے ہیں کہ قادیانی مرزا غلام احمد علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں تو ان کی یہ باتیں سوائے فتنہ کے کچھ نہیں ہیں۔

حکومت پاکستان کو یہ بڑا فخر ہے کہ انہوں نے اُس زمانے میں جب قانون پاس ہوا تھا اور اب اس کو 125 سال ہو گئے، نوّے سالہ مسئلہ، یہ ختم نبوت کا مسئلہ تھا اس کو حل کر دیا اور اس بات پر پاکستان میں علماء بھی اور بعض حکومتی کارندے بھی لوگوں کے جذبات کو ابھارتے رہتے ہیں۔ تو یہ تو ان کی وہ حالت ہے جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ عامّۃ المسلمین بجائے اپنے ان علماء کی باتیں سننے کے یہ دیکھیں اور ان کو یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا یہ زمانہ اس بات کو نہیں چاہتا کہ ایک مصلح آئے جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور مسلمانوں کو اُمّت واحدہ بنائے۔ یقیناً یہ زمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا بھی کر دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی مکمل اور پوری ہو چکی ہے۔ لیکن ان علماء نے نہیں ماننا کیونکہ ان کے منبر اور ان کی جو روٹی لگی ہوئی ہے وہ ان کے ہاتھ سے جاتی ہے۔ یہ مسلمانوں کو بھی بھڑکاتے رہیں گے اور پاکستان میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ملکی قانون بھی ان کو کھلی چھٹی دیتا ہے اس لئے وقتاً فوقتاً احمدیوں کے خلاف اس الزام کی وجہ سے جلسے جلوس اور گالم گلوچ بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ بد اخلاق اور یہ رویّے ان مولویوں کو ہی مبارک ہوں۔ یہ تو یہ کر سکتے ہیں لیکن احمدی ایسی بیہودگیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

12؍ربیع الاوّل کے حوالے سے ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوت کے نام پر پاکستان میں چند دن پہلے (یہ چار دن پہلے تھا) دوالمیال میں اوباشوں اور مولویوں نے جمع ہو کر جلوس نکالا۔ ہماری مسجد پر حملہ کیا۔ مسجد کے اندر احمدی تھے۔ احمدیوں نے اندر آنے نہیں دیا۔ دروازے بند تھے۔ لیکن پولیس کے کہنے پر جب احمدیوں نے دروازے کھولے اور پولیس کی اس ضمانت پر دروازے کھولے کہ وہ مسجد کی حفاظت کریں گے اُس وقت یہ بلوائی مسجد میں داخل ہو گئے اور پولیس ایک طرف ہو گئی۔ اور پھر انہوں نے مسجد کا سامان باہر نکال کر جلایا اور یوں انہوں نے اپنے زعم میں اسلام کی بہت بڑی خدمت کی۔

بہرحال ہم نے قانون سے نہیں لڑنا نہ ہم لڑتے ہیں جہاں تک مادی چیزوں کا سوال ہے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ ٹھیک ہے نقصان کیا، کر دیں۔ ہاں اپنے عقیدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان لانے کا اور توحید کو اپنے دلوں میں گاڑنے کا جہاں تک سوال ہے اس کے لئے ہم اپنی جانیں قربان کر سکتے ہیں لیکن اس سے ہٹنے والے نہیں اور ہمیشہ ہم یہی کہتے آئے ہیں اور اس کی خاطر قربانیاں بھی دیتے آئے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کے اعلان سے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

یہ لوگ تو رسمی میلاد مناتے ہیں، رسماً اکٹھے ہوتے ہیں۔ تقریریں کیں اور ان کی جو تقریریں ہیں وہ بھی اکثریت پاکستان میں سوائے احمدیوں کو گالیاں دینے کے اور کچھ نہیں ہوتیں۔ یہ مغلّظات بک کر وقتی طور پر ایک جوش نکال لیتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے انہوں نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کر لی۔ لیکن جماعت احمدیہ نے اصل خدمت کا بیڑا پہلے تو اُس وقت اٹھایا تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا اور آپ نے یہی فرمایا کہ میں توحید کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میرے ذریعہ سے ہونی ہے۔ اور پھر خلافت ثانیہ میں اُس وقت جب ایک وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف غیر مسلمانوں نے اخباروں اور کتابوں میں بیہودہ گوئیاں کیں، انتہائی غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے لکھنا شروع کیا تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بڑے پیمانے پر ہندوستان میں سیرت کانفرنسیں منعقد کیں اور احمدیوں اور غیر احمدیوں، سب مسلمانوں کو کہا کہ اب یہ وقت ہے کہ اختلافات چھوڑ کر اکٹھے ہو کر، جمع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسلام کا دفاع کرو اور وسیع پیمانے پر اس کا آپ نے ان کانفرنسوں کا آغاز فرمایا بلکہ جو غیر مسلم شرفاء تھے آپ نے ان غیر مسلموں کو بھی دعوت دی۔ مسلمانوں کے تو ایمان کا حصہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان لائیں اور آپ کی عزت و ناموس کی حفاظت کریں لیکن حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات تو تمام دنیا پر ہیں۔ آپ تو رحمت للعالمین ہیں اس لئے جو غیر مسلم شرفاء ہیں وہ بھی آپ کی سیرت بیان کریں۔ چنانچہ بہت سے غیر مسلم پڑھے لکھے لوگوں نے جن میں ہندو بھی شامل تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اپنے مضامین پڑھے۔ 1928ء میں جب قادیان میں پہلا جلسہ ہوا تو اس میں ہندو شعراء کی دو نعتیں بھی پڑھی گئیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 43)

تمام ہندوستان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر سیرت کانفرنسیں منعقد ہوئیں جیسا کہ مَیں نے کہا اور باوجود نظریاتی اور عقیدے کے اختلاف کے اس وقت کے غیر احمدیوں نے علماء سمیت، (بعضوں نے اس مہم کی مخالفت بھی کی تھی) لیکن ان میں بہت سارے ایسے تھے جنہوں نے اس منصوبے کو اور اس کوشش کو کامیاب بنایا۔ چنانچہ اخباروں نے اس پر تبصرے بھی کئے اور خبریں بھی شائع ہوئیں۔

ایک اخبار ''مشرق'' گورکھ پور ہے۔ 21؍جون 1928ء میں اس نے لکھا کہ ہندوستان میں یہ تاریخ ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اس لئے کہ اس تاریخ میں اعلیٰ حضرت آقائے دو جہان سردارِ کون و مکاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر کسی نہ کسی پیرائے میں مسلمانوں کے ہر فرقے نے کیا اور ہر شہر میں یہ کوشش کی گئی کہ اول درجے پر ہمارا شہر رہے۔ جن اصحاب نے اس موقع پر تفرقہ اور فتنہ پردازی کے لئے پوسٹر لکھے۔ (کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے مخالفت کرنی ہی کرنی ہوتی ہے) اور تقریریں لکھ کر ہمارے پاس بھیجیں۔ (یعنی اخبار کے پاس) وہ بہت احمق ہیں۔ اخبار لکھنے والا کہتا ہے وہ بہت احمق ہیں جو ہمارے عقیدے سے واقف نہیں۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ پر ایمان رکھے وہ ناجی ہے۔ آگے لکھتا ہے کہ بہرحال 17؍جون کو جلسہ کی کامیابی پر ہم امام جماعت احمدیہ جناب مرزا محمود احمد کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اگر شیعہ و سنی اور احمدی اسی طرح سال بھر میں دو چار مرتبہ ایک جگہ جمع ہو جایا کریں گے تو پھر کوئی قوت اسلام کا مقابلہ اس ملک میں نہیں کر سکتی۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 37-36)

پھر ایک اخبار 'سلطان' کلکتہ سے شائع ہوتا ہے۔ یہ بنگالی اخبار ہے۔ اس نے 21؍جون میں لکھا کہ جماعت احمدیہ نے 17؍جون کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لئے ہندوستان بھر میں جلسے منعقد کئے۔ ہمیں اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ تقریباً سب جگہ کامیاب جلسے ہوئے اور یہ تو ایک حقیقت ہے کہ اس نواح میں احمدیوں کو ایسی عظیم الشان کامیابی ہوئی ہے کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ روز بروز طاقتور ہو رہی ہے اور لوگوں کے دلوں میں جگہ حاصل کر رہی ہے۔ ہم خود بھی اس طاقت کا اعتراف کرتے اور ان کی کامیابی کے متمنی ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 38-37)

تو یہ اس وقت اخباروں نے بھی لکھا اور غیروں نے ساتھ بھی دیا۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سوال تھا۔ جماعت احمدیہ کو کسی سے خراج تحسین لینے کی ضرورت نہیں۔ یہ کوشش تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لئے کی تھی کہ اسلام دشمنوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہنسی ٹھٹھا کرنے والوں کو یہ پتا چلے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا تھا اور یہ کہ اس بات پر مسلمان ایک ہیں۔ قادیان میں بعض ہندوؤں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ الفضل نے خاص طور پر اس وقت خاتم النبیین نمبر شائع کیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 33)۔ اور اس کے بعد سے جماعت احمدیہ مسلمہ تو باقاعدہ سیرت النبی کے جلسے منعقد کرتی ہے۔ آپ نے جو چار پانچ نکات دیئے تھے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ بجائے صرف 12؍ربیع الاول کے، سارا سال مختلف وقتوں میں سیرت کے جلسے ہونے چاہئیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 31)

بہرحال یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ ہے اور جلسے منعقد ہوتے ہیں اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے دو

کلامُ الامام

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سو سے زائد ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے یہ جلسے منعقد کئے جاتے ہیں اور انشاء اللہ احمدی ہی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے جو مقام ختم نبوت کا صحیح ادراک رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام سے دنیا کو روشناس کروا رہے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہمیں اس زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے بتایا کہ اگر خدا تعالیٰ تک پہنچنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو پکڑو کہ آپ ہی اب راہِ نجات ہیں۔ کوئی اَور ذریعہ نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں‘‘۔

(قادیان کے آریہ اور ہم، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 456)

آپ نے کبھی اپنے آپ کو بڑا نہیں ثابت کیا۔ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائی ہی بیان فرمائی۔

پھر اس الزام کو ردّ کرتے ہوئے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے، آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے، سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 342۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جو ہمیں ختم نبوت کا منکر سمجھتے ہیں وہ خود اندھے ہیں اور ان کے دل کھوکھلے ہیں۔ سوائے نعرہ بازی اور فتنہ وفساد کے اور توڑ پھوڑ کے ان کے پاس اور ہے ہی کیا۔ کیا اسلام کا جو پیغام اس وقت جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلا رہی ہے وہ اس بات کی کافی دلیل نہیں ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے مانگی گئی دعاؤں سے مسیح موعود کی جماعت ہی حصہ لے رہی ہے۔

پھر ختم نبوت کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ: ’’ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دیا جو خاتم المومنینؐ، خاتم العارفینؐ اور خاتم النبیینؐ ہے۔ اور اسی طرح پر وہ کتاب اُس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نبوت ختم ہوگئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کردے۔ ایسا ختم قابلِ فخر نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کمالات نبوت ختم ہوگئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے۔ کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات، وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آکر ختم ہوگئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 342-341۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کو بیان فرماتے ہوئے کہ زندہ رسول ابدال آباد کیلئے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’کیا بنی اسرائیل کے بقیہ یہود یا حضرت مسیح علیہ السلام کو خداوند خدا پکارنے والے عیسائیوں میں کوئی ہے جو ان نشانات میں میرا مقابلہ کرے۔ مَیں پکار کر کہتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ پھر یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداری معجزہ نمائی کی قوت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ نبی متبوع کے معجزات ہی وہ معجزات کہلاتے ہیں جو اس کے کسی متبع کے ہاتھ پر سرزد ہوں۔ پس جو نشانات خوارق عادات مجھے دیئے گئے ہیں، جو پیشگوئیوں کا عظیم الشان نشان مجھے عطا ہوا ہے یہ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ معجزات ہیں۔ اور کسی دوسرے نبی کے متّبع کو یہ آج فخر نہیں ہے کہ وہ اس طرح پر دعوت کر کے ظاہر کر دے کہ وہ بھی اپنے اندر اپنے ہی متبوع کی قوت قدسی کی وجہ سے خوارق دکھا سکتا ہے۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ رسول ابدال آباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں جن کے انفاس طیبہ اور قوت قدسیہ کے طفیل سے ہر زمانہ میں ایک مردِ خدا خدانمائی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 414-413، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ، آپ کے عجز وانکسار اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے آپ کی محبت میں سرشار ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’حدیث میں آیا ہے کہ اگر فضل نہ ہوتا تو نجات نہ ہوتی‘‘۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی وجہ سے نجات ہوتی ہے۔) ’’ایسا ہی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے سوال کیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ سوال کیا) کہ یا حضرت کیا آپ کا بھی یہی حال ہے۔‘‘ (یہ جو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو نجات نہیں ہوتی تو آپ کا بھی یہی حال ہے؟) ’’آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ’ہاں‘۔‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کمال عبودیت کا اظہار تھا جو خدا تعالیٰ کی ربوبیت کو جذب کر رہا تھا۔‘‘ پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ ’’ہم نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے اور متعدد مرتبہ آزمایا ہے بلکہ ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ جب انکسار اور تذلّل کی حالت انتہا کو پہنچی ہے اور ہماری روح اس عبودیت اور فروتنی میں بہ نکلتی ہے اور آستانہ حضرت واہب العطایا پر پہنچ جاتی ہے تو ایک روشنی اور نور اوپر سے اترتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک نالی کے ذریعہ سے مصفّٰی پانی دوسری نالی میں پہنچتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت جس قدر بعض مقامات پر فروتنی اور انکساری میں کمال پر پہنچی ہوئی نظر آتی ہے وہاں معلوم ہوتا ہے کہ اسی قدر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) روح القدس کی تائید اور روشنی سے مؤیّد اور منوّر رہیں جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی اور فعلی حالت سے دکھایا ہے۔ یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے انوار و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ابدال آباد تک اس کا نمونہ اور ظل نظر آتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جو کچھ خدا تعالیٰ کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی اطاعت اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی اتباع سے ملتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’مَیں سچ کہتا ہوں کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جبتک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ) ’’قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 204-203۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا کہ آپ کی اتباع کرو تو پھر اللہ کی محبت ملے گی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید نازل کرنے کی غرض بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں نے کئی دفعہ اس سے پہلے بھی بیان کیا ہے اور اب بھی اس کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے اس لئے مَیں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دنیا کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور قرآن مجید کو نازل فرمایا تو اس کی غرض کیا تھی؟ ہر شخص جو کام کرتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ ایسا خیال کرنا کہ قرآن شریف نازل کرنے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کی کوئی غرض اور مقصد نہیں ہے کمال درجہ کی گستاخی اور بے ادبی ہے کیونکہ اس میں (معاذ اللہ)، اللہ تعالیٰ کی طرف ایک فعل عبث کو منسوب کیا جائے گا‘‘۔ (پھر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا فضول بات ہوگی) حالانکہ اس کی ذات پاک ہے (سبحانہ وتعالیٰ شانہٗ)۔ پس یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے جیسے فرمایا۔ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108) اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرہ:3) یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جاسکتی۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 340، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر قرآن کریم کی بلند شان ہونے اور اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ قرآن مجید میں متفرق کتابوں کے تمام کمالات جمع ہیں اور صرف بطور قصہ کے نہیں بلکہ ایک مومن کے لئے عمل کرنے کے لئے ہیں آپ فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء میں تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیئے۔ اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں کر دیئے اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام اُمّتوں میں تھے وہ اس اُمّت میں جمع کر دیئے۔ پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ان کمالات کو پالیں اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہئے کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے اسی کے موافق اس نے ہمیں قُویٰ بھی عطا کئے ہیں کیونکہ اگر اس کے موافق قویٰ نہ دیئے جاتے تو پھر ہم ان کمالات کو کسی صورت اور حالت میں پا ہی نہیں سکتے تھے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص ایک گروہ کی دعوت کرے تو ضرور ہے کہ اس گروہ کی تعداد کے موافق کھانا تیار کرے اور اسی کے موافق ایک مکان (یعنی دعوت کی جگہ بھی) ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ دعوت تو ایک ہزار آدمی کی کرے اور ان کے بٹھانے کے واسطے ایک چھوٹی سی کُٹیا بنا دے‘‘۔ (دعوت کرے ہزار آدمی کی اور جگہ بالکل تھوڑی سی رکھے۔) ’’نہیں بلکہ وہ اس تعداد کا پورا لحاظ رکھے گا۔ (ان کے بیٹھنے کی جگہ بھی اتنی ہی رکھنی پڑے گی۔) اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ایک دعوت اور ضیافت ہے۔ (قرآن کریم ایک دعوت اور ضیافت ہے) جس کے لئے کُل دنیا کو بلایا گیا ہے۔ (یہ دعوت، یہ شریعت تمام دنیا کے لئے ہے)۔ اس دعوت کے لئے خدا تعالیٰ نے جو مکان تیار کیا ہے وہ انسانی قویٰ ہیں‘‘۔ (انسان میں جو

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 را کتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھ جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 30 رستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

طاقتیں وہ بنائی گئی ہیں وہ بیٹھنے کے لئے مکان ہے اس لئے ہر انسان کے لئے یہ کہنا کہ ہم قرآن کریم کے فلاں حکم پر عمل نہیں کر سکتے یہ بڑا مشکل ہے یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو وہ طاقتیں دی ہیں کہ ان پر عمل ہو سکے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ) ''جو اُن لوگوں کو دیئے گئے ہیں جو اس امّت میں ہیں''۔ (مسلمانوں میں ان حقیقی مسلمانوں میں جو خالص ہو کر اپنے ایمان پر قائم ہیں ان کو یہ قویٰ دیئے گئے ہیں۔) پھر فرمایا کہ ''قُویٰ کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اَب اگر بَیل، کتّے یا کسی اور جانور کے سامنے قرآن کی تعلیمات کو پیش کریں تو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے کہ ان میں وہ قُویٰ نہیں ہیں کہ جو قرآن کریم کی تعلیمات کو برداشت کر سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ قُویٰ دیئے ہیں کہ ہم ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 341-340۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اگر انسان اپنے آپ کو یہ کہہ کر جانور نہ سمجھے کہ ہمیں قویٰ نہیں، ہمیں طاقتیں نہیں کہ قرآن کریم پر عمل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان کو وہ طاقتیں دی ہیں اور ان کو نکھارنا پھر انسان کا کام ہے تا کہ قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرے۔

مسلمانوں کے رویّے کیا ہیں؟ اور آپ کس طرح اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت رکھتے ہوئے نصیحت فرماتے ہیں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اس زمانے میں سب سے بڑی عبادت کیا ہے؟ فرمایا کہ: ''ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دُور کرنے میں کچھ حصہ لے۔ بڑی عبادت یہی ہے کہ اس فتنہ کے دُور کرنے میں ہر ایک مسلمان کچھ نہ کچھ حصہ لے۔ اس وقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ذریعہ سے اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اس کو دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اٹھاوے۔ اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ۔ اگر دنیا میں بھی درجہ پالیا تو کیا حاصل۔ عقبیٰ کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں۔ ہر ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہئے جیسا کہ خود اللہ کو اپنی توحید کا جوش ہے۔ غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملے گا جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں؟ اگر اس وقت کوئی شخص کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دے کر جھوٹے کے منہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر لوگ بے حیائی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگاتے جائیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے جائیں تو یاد رکھو کہ وہ بیشک بڑی باز پُرس کے نیچے ہے۔ چاہئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو۔'' (تمہارا اپنا دین کا جتنا علم ہے اس راہ میں خرچ کرو) ''اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اگر تم دجّال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر ہی جائے گا۔ مثل مشہور ہے 'ہر کمالِ راز والے'۔ تیرھویں صدی سے یہ آفتیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جائے۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 395-394۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور اس نور اور روشنی کو دکھانے کے لئے اور پھیلانے کے لئے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم آپ کی بیعت میں آئے ہیں اب اس مشن کو آگے چلانا بھی ہمارا کام ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہین احمدیہ میں اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''جو الہام ہے وہ یہ ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ اور درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضّلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔ سبحان اللہ اُس سرور کائنات کے حضرت احدیّت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قُرب ہے کہ اُس کا مُحب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے۔

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یار دلبرم
مہر و مہ را نیست قدرے در دیارِ دلبرم
آں کجا رُوئے کہ دارد ہمچو رُویش آب و تاب
واں کُجا باغے کہ مے دارد بہارِ دلبرم

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 598-597 حاشیہ)

کہ میرے محبوب جیسا کوئی نہیں ہے۔ اس کے ہاں چاند اور سورج کی بھی کوئی قیمت نہیں۔ ایسا چہرہ کہاں کہ اس جیسی آب و تاب رکھتا ہو اور ایسا باغ کہاں جو میرے محبوب جیسی بہار رکھتا ہو۔

اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ درود کس غرض سے پڑھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: 'درود شریف...... اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کرے اور اس کو تمام عالَم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اُس کی بزرگی اور اُس کی شان و شوکت اِس عالَم اور اُس عالَم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہئے جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے''۔ (اسی طرح درود شریف پڑھتے ہوئے دعا ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے لئے دعا ہونی چاہئے جس طرح اپنی کسی مشکل میں گرفتار ہو کر انسان دعا کرتا ہے) ''بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرّع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے۔ (فرمایا کہ اس سے کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے) ''کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملے گا بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوں اور اُس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔''

(مکتوبات احمدؑ جلد 1 صفحہ 523۔ ایڈیشن 2008ء)

پس دشمن ہمیں جو چاہے کہتا رہے۔ ہم پر جو بھی الزام لگاتے ہیں لگاتے رہیں۔ ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور ہمیں سب سے بڑھ کر آپ کے خاتم النبیین ہونے کا اِدراک ہے اور یہ سب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دشمن کے ہر حملے اور ہر ظلم کے بعد پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پہلے سے بڑھ کر بھیجنے والے ہوں تا کہ مسلمانوں کو بھی آپ کے اس مقام کا صحیح اِدراک حاصل ہو اور یہ بھٹکے ہوئے مسلمان بھی صحیح رستے پر آ جائیں اور دنیا میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلے۔ ......☆......☆......

ولادت

۞ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ النور طوبیٰ اہلیہ مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب آف حیدر آباد کو مورخہ 3رنومبر 2016 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام ''اسماء احمد'' تجویز فرمایا ہے۔ بچی محترم غلام نعیم الدین صاحب آف حیدر آباد کی پوتی ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی، درازی عمر، نیک، صالح خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مقصود احمد بھٹی، مبلغ انچارج سرینگر، کشمیر)

درخواست دعا

۞ خاکسارہ کی چھوٹی بیٹی عزیزہ منوری خاتون اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب آف کیندرہ پاڑہ اُڈیشہ کی صحت و تندرستی، دینی و دنیاوی ترقیات، پریشانیوں کے ازالہ اور اولاد نرینہ عطا ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(کبریٰ خاتون، ڈھواں ساہی، اڈیشہ)

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

10 Years Quality Service
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
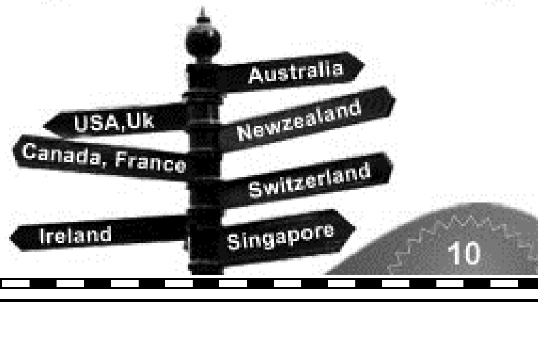

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کی مخالفت اور افراد جماعت پر مخالفین جماعت کی طرف سے کئے جانے والے مظالم کوئی نئی چیز نہیں اور نہ ہی انبیاء کی جماعتوں کی مخالفت کوئی نئی بات ہے۔سب شیاطین اکٹھے ہو کر یہ مخالفت کرتے ہیں۔علماء اور لیڈر عوام الناس کے سامنے عجیب وغریب قسم کی باتیں انبیاء اور ان کے ماننے والوں کی طرف منسوب کر کے بیان کرتے ہیں، انہیں بھڑکاتے ہیں۔نفرتوں کی آگیں سلگانے کی کوشش کرتے ہیں

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اب ہم احمدیوں پر ظلم کی انتہا ہوگئی ہے اور اب ہمیں سختی کا جواب سختی سے دینا چاہئے کتنا عرصہ ہم تکلیفیں برداشت کریں گے۔بعض ایسے نوجوانوں کے ذہنوں کو زہر آلود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے مطالبات منوانے کے لئے اور اپنی آزادی کے لئے دنیاوی طریق اختیار کرنے چاہئیں۔یہ جہالت کی باتیں ہیں اور انتہائی غلط سوچ ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فتح و نصرت اور ترقی کے وعدے کئے ہیں لیکن سختی کا جواب سختی سے دینے سے نہیں بلکہ پیار اور محبت اور دعاؤں کی طرف توجہ کرنے سے اور یہی بات آپ علیہ السلام نے ہمیں بار بار سمجھائی ہے کہ جماعت کی ترقی اور دشمن کی تباہی دعاؤں سے ہونی ہے۔انشاء اللہ۔اس لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو

اگر کوئی ایک آدھ شخص بھی ایسی بات کرے جو جماعتی تعلیم کے خلاف ہے تو فتنہ پیدا کرنے والی بات ہے اور دشمن کو اپنے خلاف مزید مخالفت کا موقع دینا ہے۔خاص طور پر جب کہ ایسی باتیں واٹس ایپ پر یا ٹوئٹر پہ یا فیس بک پہ یا کسی اور ذریعہ سے کی جائیں

ہم نے تو اس تعلیم پر عمل کرنا ہے اور اس ہدایت پر چلنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے ہم نے گالیوں کا جواب نہ گالی سے دینا ہے، نہ فساد کا جواب فساد پیدا کر کے دینا ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر دینا ہے ملک میں فساد کرنا ہماری تعلیم نہیں ہے۔پس ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے در کو پکڑیں اور دعاؤں کی انتہا کر دیں

ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا میں نے دعا کے وہ معیار حاصل کر لئے ہیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کیا ہم دنیاوی اسباب کی طرف نظر رکھنے کی بجائے اپنی روح کو گدازش کے اس معیار پر لے گئے ہیں جہاں قبولیت دعا ہوتی ہے پس ہمارا کام صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دامن کو پکڑے رکھنا ہے۔اگر کوئی بھی ہم میں سے بے صبری دکھائے گا تو اپنا نقصان کرے گا

دوسرے مسلمان تو بغیر رہنما کے ہیں اور اس وجہ سے ان میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے اور تقویٰ سے دوری ہو رہی ہے لیکن ہم جو احمدی مسلمان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں ایک رہنما عطا فرمایا ہے ہمارا ہر عمل اسلامی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے اور ہماری ہر بات تقویٰ پر مبنی ہونی چاہئے۔عارضی اور وقتی جوشوں سے ہمیں ہمیشہ بچنا چاہئے

نامساعد حالات میں اگر ہم زمانے کے امام کی بتائی ہوئی نصائح اور ہدایات پر عمل نہیں کر رہے تو ہم اس نور سے دُور چلے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اطاعت کی وجہ سے ہمیں ملنا ہے۔پس ہمیں پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے

اگر ہمارے تقویٰ کے معیار اتنے بلند ہو چکے ہیں کہ جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا نور نظر آئے تو پھر ہمیں اس بات پہ یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت قریب ہے

یہ ابتلا کا دَور یقیناً ختم ہونے والا دَور ہے لیکن اس میں تیزی پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بڑھانے اور بڑھاتے چلے جانے کی ضرورت ہے

مکرم ملک خالد جاوید صاحب ابن مکرم ملک ایوب احمد صاحب (دوالمیال) کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23 ردسمبر 2016ء بمطابق 23 رفتح 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت اور افراد جماعت پر مخالفین جماعت کی طرف سے کئے جانے والے مظالم کوئی نئی چیز نہیں اور نہ ہی انبیاء کی جماعتوں کی مخالفت کوئی نئی بات ہے۔سب شیاطین اکٹھے ہو کر یہ مخالفت کرتے ہیں۔علماء اور لیڈر عوام الناس کے سامنے عجیب وغریب قسم کی باتیں انبیاء اور ان کے ماننے والوں کی طرف منسوب کر کے بیان کرتے ہیں، انہیں بھڑکاتے ہیں۔نفرتوں کی آگیں سلگانے کی کوشش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان کر کے واضح فرما دیا کہ ہر رسول کی مخالفت ہوتی ہے۔کوئی نبی نہیں جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو۔انبیاء سے استہزاء بھی کیا جاتا ہے۔ان کے کاموں میں روکیں ڈالنے کی شیطان کوشش بھی کرتا ہے۔تو یہ کوئی نئی چیز نہیں جس کا جماعت احمدیہ کو سامنا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔ (الانعام:113) اور ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے سرکشوں کو اس طرح ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ان میں سے بعض بعض کو ملمّع کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے وحی کرتے ہیں۔یعنی دھوکے والے خیالات لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ بات آج بھی سچ ہے۔یہ سرکش علماء دین کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہوئے عوام الناس کو بھڑکاتے ہیں اور مختلف جگہوں پہ بعض لیڈر بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کی طرف ایسی باتیں منسوب کی جاتی ہیں جن کا کوئی وجود ہی نہیں، حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔اسی طرح دوسری باتیں بھی جو یہ لوگ جماعت کے بارے میں کرتے ہیں یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استہزاء کرتے ہیں یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں کہ انبیاء کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے۔جھوٹ بھی ان پہ بولا جاتا ہے۔ان کا استہزاء بھی کیا جاتا ہے، مذاق بھی اڑایا جاتا ہے۔پس یہ مخالفت اور ہمیں تکالیف دینا ایک حقیقی سچے، ایمان پر قائم احمدی کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے۔لیکن بعض لوگ ایسے

بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اب ہم احمدیوں پر ظلم کی انتہا ہوگئی ہے اور اب ہمیں سختی کا جواب سختی سے دینا چاہئے۔ کتنا عرصہ ہم تکلیفیں برداشت کریں گے۔ یہ چاہے ایک دو یا چند ایک ہوں لیکن بعض ایسے لوگ نوجوانوں کے ذہنوں کو زہر آلود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے مطالبات منوانے کے لئے اور اپنی آزادی کے لئے دنیاوی طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ یہ جہالت کی باتیں ہیں اور انتہائی غلط سوچ ہے۔ یا تو ایسے لوگ جذبات میں آ کر یہ بھول گئے ہیں کہ ہماری بنیادی تعلیم کیا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنی جماعت کو ان سختیوں اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے کیا نصائح فرمائی ہیں۔ یا پھر ایسے لوگ ہمدرد بن کر جماعت میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جوں جوں جماعت بڑھتی ہے مخالفین مختلف ذریعوں سے حملے کرتے ہیں۔ مختلف طریقے آزمائے جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے یہ بھی ایک طریقہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فتح و نصرت اور ترقی کے وعدے کئے ہیں لیکن سختی کا جواب سختی سے دینے سے نہیں بلکہ پیار اور محبت اور دعاؤں کی طرف توجہ کرنے سے اور یہی بات آپ علیہ السلام نے ہمیں بار بار سمجھائی ہے کہ جماعت کی ترقی اور دشمن کی تباہی دعاؤں سے ہونی ہے۔ انشاء اللہ۔ اس لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ مسیح موعود نے تو امن کا شہزادہ بن کر آنا تھا اور آیا۔ آپ نے تو اپنے ماننے والوں کو پہلے دن سے ہی کہہ دیا تھا کہ میرے راستے آسان راستے نہیں ہیں۔ ان میں بڑی سختیاں ہیں۔ یہاں جذبات کو بھی مارنا ہوگا اور جانی و مالی نقصان کو بھی برداشت کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت اس راہ میں ہر قسم کی قربانی کرتے چلے جا رہے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبوں میں ذکر بھی کیا تھا کہ مجھے لکھتے ہیں کہ دشمن کے حملوں سے ہم ڈرتے نہیں۔ ہمارے ایمان پہلے سے مضبوط ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایک آدھ شخص بھی ایسی بات کرے جو جماعتی تعلیم کے خلاف ہے تو فتنہ پیدا کرنے والی بات ہے اور دشمن کو اپنے خلاف مزید مخالفت کا موقع دینا ہے۔ خاص طور پر جب کہ ایسی باتیں واٹس اَیپ پر یا ٹوئٹر پہ یا فیس بُک پہ یا کسی اور ذریعہ سے کی جائیں۔ پس ہم تو اس تعلیم پر عمل کرتے آئے ہیں کہ مخالفین کے ظلم اور بربریت کے مقابلہ پر ہم نے ظلم و بربریت نہیں دکھانی۔ ویسے اظہار ہم نے نہیں کرنے اور نہ ہی حکومتوں سے ہم نے ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ ہمارا مقابلہ دعاؤں کے ہتھیار سے ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کے پیار کو حاصل کرنا ہے تو دشمن کے حملوں اور زیادتیوں کا جواب اس طرح نہیں دینا بلکہ صبر اور دعا سے کام لینا ہے تبھی ہم کامیابیوں کو دیکھیں گے۔ چنانچہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ پہلے آپ نے ایک فارسی کا شعر فرمایا کہ

عزیزاں بے خلوص و صدق نہ کشایند راہے را ……☆…… مصفّا قطرۂ باید کہ تا گوہر شود پیدا

کہ اے عزیزو! بغیر خلوص اور صدق کے مقام حاصل نہیں ہوتا۔ صاف اور شفاف قطرہ بنو کہ وہی صاف اور شفاف قطرہ ہے جس سے گوہر اور موتی پیدا ہوتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے اُسی سنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر یک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔‘‘

اکثر ہمارے مخالفین عوام الناس جو ہیں کم علمی کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں۔ مولویوں نے ان کے دماغوں میں یہ ڈال دیا ہے کہ احمدیوں کی جو مخالفت ہے یہ اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے۔

آپ نے فرمایا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی حمایت کر رہے ہیں فرماتے ہیں کہ: ’’اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنے خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی‘‘۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 547-546)

پس ہم نے تو اس تعلیم پر عمل کرنا ہے اور اس ہدایت پر چلنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے۔ ہم نے گالیوں کا جواب نہ گالی سے دینا ہے، نہ فساد کا جواب فساد پیدا کر کے دینا ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر دینا ہے۔ اور پھر پاکستان اور مسلمان ممالک میں تو اگر جائز طور پر بھی اپنا دفاع کریں تو اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ قانون بجائے ہمارا ساتھ دینے کے ظالم کا ساتھ دیتا ہے۔ مظلوم احمدی اسیران کی ضمانت بھی اس وجہ سے نہیں لی جاتی کہ عدالتیں مولوی کے سامنے بے بس ہیں۔ عدالت کے باہر کھڑا مولوی عدالت کو پیغام بھیج دیتا ہے کہ اگر ضمانت دی تو پھر تم اپنا حال دیکھ لینا اور پھر اکثر جج خوف سے اگلی تاریخیں دے دیتے ہیں اور فیصلہ نہیں کرتے۔ پس نہ قانون نافذ کرنے والے ادارے ہمارا ساتھ دینے کو تیار ہیں، نہ قانون انصاف کرنے کو تیار ہے۔ ملک میں فساد کرنا ہماری تعلیم نہیں ہے۔ پس ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دَر کو پکڑیں اور دعاؤں کی انتہا کر دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔‘‘ اتنا ہی انسان کا دل پگھلے گا، روئے گا، چلاّئے گا اور جب یہ حالت ہو تو یہ اللہ تعالیٰ خود قبولیت دعا کے لئے سبب پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ پس فرمایا: ’’پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 434,435۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ہمارا فرض۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے سچے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا مَیں نے دعا کے وہ معیار حاصل کر لئے ہیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ کیا ہم دنیاوی اسباب کی طرف نظر رکھنے کی بجائے اپنی روح کو گدازش کے اس معیار پر لے گئے ہیں جہاں قبولیت دعا ہوتی ہے۔ ان معیاروں کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ہم کوشش بھی کریں تو جان نہیں سکتے۔ اس لئے کوئی کہہ نہیں سکتا کہ ہاں ہم نے یہ معیار حاصل کر لئے ہیں پھر بھی کچھ حاصل نہیں ہوا، دعا قبول نہیں ہوئی کیونکہ معیار اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

پس ہمارا کام صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دامن کو پکڑے رکھنا ہے۔ اگر کوئی بھی ہم میں سے بے صبری دکھائے گا تو اپنا نقصان کرے گا۔ جن ملکوں میں جو تکلیف میں ہیں، خاص طور پر پاکستان میں ان کی اکثریت تو صبر ہی کر رہی ہے اور دعائیں بھی کر رہی ہے اور ایمان بھی مضبوط ہیں اور جو دُور بیٹھے ہیں اور ظاہری تکلیفوں سے بچے ہوئے ہیں وہی زیادہ تر باتیں بھی کرتے ہیں۔ پس ان کو بھی چاہئے کہ اگر اپنے بھائیوں سے ہمدردی ہے تو اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ: ’’اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں۔ اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔‘‘

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

گالیاں سن کے بھی ہم نے ہمدردی ہی کرنی ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ براہ راست تکلیف کے دور سے گزر رہا ہے یا نہیں گزر رہا اس نے صبر اور دعا کے دامن کو پکڑنا ہے اور یہی ایمان کی نشانی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کے ساتھ چلنا کوئی آسان بات نہیں ہے فرماتے ہیں: ’’پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو وہ مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ پیش ہیں جن کو مَیں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے، نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور اُن کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں اُن کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے‘‘۔

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 24-23)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ ایک مومن کے تقویٰ کا معیار بہت بلند ہوتا ہے اور دشمنوں کی طرف سے تکلیفوں کے باوجود وہ ہر قسم کے شر کا مقابلہ کرتے ہیں اور دشمنوں کی تکلیفوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ دوسروں کی طرف سے دکھوں کے باوجود وہ ان کی غلطیاں بخشنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ فساد نہیں پھیلاتے بلکہ امن کے سفیر ہی بنے رہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ مومن جس قدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔‘‘ تقویٰ بڑھتا ہے تو ہمدردی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ دشمن کے لئے بھی سزا کو اور تکلیف کو پسند نہیں کرتا۔ فرمایا کہ ’’مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہوسکتا۔‘‘ حقیقی مسلمان جو ہے وہ کینہ ور نہیں ہوسکتا ہاں ’’دوسری قومیں ایسی کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات کینے کی کبھی نہیں جاتی اور بدلہ لینے کے لئے ہمیشہ کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز مذہب و قوم ہر ایک سے نیکی کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 285)

دوسرے مسلمان تو بغیر رہنما کے ہیں اور اس وجہ سے ان میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے اور تقویٰ سے دوری ہو رہی ہے لیکن ہم جو احمدی مسلمان ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک رہنما حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں عطا فرمایا ہے ہمارا ہر عمل اسلامی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے اور ہماری ہر بات تقویٰ پر مبنی ہونی چاہئے۔ عارضی اور وقتی جوشوں سے ہمیں ہمیشہ بچنا چاہئے۔ اپنے دلوں کو ہمیں ٹٹولنا چاہئے کہ ان میں کتنا تقویٰ ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ تقویٰ کیا ہے اور حقیقی تقویٰ کی نشانی کیا ہے اور ایک نیک اور متقی سے کس طرح کے اظہار ہونے چاہئیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہوسکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ

(الانفال:30) وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ۔ (الحدید:29) یعنی اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا‘‘۔ (ہر عمل اور قول کو، ہر کام کو اور ہر بات کو پھر نور عطا ہوگا۔) ’’تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی‘‘۔ (یعنی کہ اپنے ہاتھ پیر جسم جو بھی تم ہلاؤ گے وہ نور کے حاصل کرنے کے لئے یا نور پھیلانے کے لئے ہی ہوں گے۔ تمہاری سوچیں صرف نور پھیلانے والی ہوں گی اور نور سے بھر جائیں گی) اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 178-177)

پس اگر ہماری باتوں میں دوسروں کی طرح عقل سے ہٹ کر صرف جوش ہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ ہمارے عمل اگر اسلامی تعلیم کے مطابق نہیں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ ہمارے قول و فعل میں اگر اللہ تعالیٰ کے نور کا اظہار نہیں تو ہمیں اپنے تقویٰ کی فکر کرنی چاہئے۔ نامساعد حالات میں اگر ہم زمانے کے امام کی بتائی ہوئی نصائح اور ہدایات پر عمل نہیں کر رہے تو ہم اس نور سے دُور چلے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اطاعت کی وجہ سے ہمیں ملنا ہے۔ پس ہمیں پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اگر ہمارے تقویٰ کے معیار اتنے بلند ہو چکے ہیں کہ جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا نور نظر آئے۔ اور ہماری دعائیں گدازش کی اُن حدود کو چھو رہی ہیں جو ایک صحیح دعا کرنے والے کے لئے چاہئیں اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پھر ہمیں اس بات پہ یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت قریب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارے لئے ملک بھی بنائے گا اور ہمارے لئے زمینیں بھی ہموار کرے گا۔ انشاء اللہ۔ اور اگر اس سے ہٹ کر ہم کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں یا چاہیں گے تو کچھ نہیں ملے گا۔ ہمارے سامنے ان تنظیموں کی مثالیں ہیں جو اسلام کے نام پر اور بے شمار وسائل کے ساتھ ملینز بلینز ڈالرز اور پاؤنڈ خرچ کر کے اسلامی حکومتیں قائم کرنا چاہتی ہیں لیکن سوائے فساد ظلم بربریت کے انہیں کچھ نہیں ملا۔ عارضی قبضے بھی ہوئے تو بھی ہاتھ سے نکل گئے۔ اسلام کو بدنام کرنے والے تو یہ کہلاتے ہیں اور دنیا میں اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اسلام کی خدمت کرنے والے ان کو کوئی نہیں کہتا۔ اسلام کی خدمت اور اسلام کی اشاعت اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اور آپ کی جماعت کے ذریعہ سے مقدر ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کے نقش قدم پر چلیں ورنہ دنیاوی لحاظ سے ہم جتنی کوشش کرلیں نہ ہمارے پاس طاقت ہے نہ وسائل ہیں کہ ہم کچھ حاصل کریں۔ لیکن اگر ہم تقویٰ پیدا کرلیں گے، اگر ہم اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرلیں گے، اگر ہم اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچانے والے ہوں گے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے حوالے سے فرمایا ہے کہ ہمیں وہ نور اور طاقتیں عطا ہوں گی جس کا کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کرسکتی اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات:14) کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ غلط کہتا ہے؟ ایک طرف تو وہ متقی کو معزز کہے اور دوسری طرف دنیا والوں کے سامنے انہیں ذلیل کر کے چھوڑ دے۔ یقیناً نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کو دنیاداروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمایا ہے مگر کیا ہر موقع پر دشمن خود خائب و خاسر نہیں ہوا۔ کیا ہر ایک جو جماعت کی ترقی میں روک ڈالنے کے لئے کھڑا ہوا یا ہر روک جو جماعت کی ترقی میں ڈالی گئی اس سے جماعت مزید پھیلی اور پھولی نہیں؟ اندرونی حربے بھی مخالفین نے آزمائے اور بیرونی حملے بھی لیکن جماعت ترقی کی شاہراہوں پر قدم مارتے ہوئے آج دوسو نو (209) ممالک میں نفوذ کر چکی ہے۔ اگر ایک جگہ سے دباتے ہیں تو دس دوسری جگہوں میں پہلے سے بڑھ کر پھیلنے کا اللہ تعالیٰ سامان اور موقع عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں ایک عام شخص کو جو تقویٰ میں بڑھا ہوا ہے بغیر عزت دینے کے نہیں چھوڑتا تو کیا جس شخص کو خود خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور گزشتہ سوا سو سال سے ہم جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات دیکھ رہے ہیں آج اللہ تعالیٰ اس کی جماعت کو باقی وعدے پورے کئے بغیر چھوڑ دے گا بغیر عزت کے چھوڑ دے گا کبھی یہ نہیں ہوسکتا لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سب کچھ ثبات قدم اور مستقل مزاجی سے ملے گا۔ یہ شرط ہے۔ اگر ہم مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رہیں گے تو ہم دشمن کی خاک اڑتے بھی انشاء اللہ دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی‘‘ (یعنی خوش مزاجی بھی اور غصہ بھی) ’’محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔‘‘ (ذاتی اغراض کے لئے کسی پہ غصہ نہ ہو، نہ کسی دنیاوی چیز کو دیکھ کر خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ چیزیں ہوں) تو پھر فرمایا ’’اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جو کمزور ہیں وہ اپنے جائزے لیں۔ جو اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہیں وہ بھی نیکیوں میں بڑھنے کے مزید راستے تلاش کریں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ بہتر کون ہے اور جو ہمارے مقاصد ہیں کہاں تک ہم نے حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک جگہ ٹھہرا ہوا نہیں دیکھنا چاہتا۔ یہ خیال کسی کو نہیں ہونا چاہئے کہ مَیں اب بہتر ہو گیا اور نیکیوں میں بڑھ رہا ہوں یا نیکیوں کو حاصل کر لیا ہے۔ ہمیں اپنے معیاروں کو اونچا کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پس اس صدق کے قدم پر ہمیں چلنے کی ضرورت ہے تاکہ ان فتوحات کے نظارے ہم کر سکیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مقدر کی ہوئی ہیں۔ یہ ابتلا کا دور یقیناً ختم ہونے والا دَور ہے لیکن اس میں تیزی پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بڑھانے اور بڑھاتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں یہ جماعت اس لئے قائم فرمائی ہے کہ اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو اور اسلام دنیا میں پھیلے اور سب دینوں پر اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس جماعت نے بڑھنا ہے، پھلنا ہے اور پھولنا ہے اور کوئی دنیاوی طاقت اسے ختم نہیں کرسکتی۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا‘‘۔ (یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔) ’’تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس درخت کی پھلنے پھولنے والی شاخ بن جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ان پہ ہم پورا اترنے والے ہوں۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں اور صبر اور دعا کے ساتھ دشمن کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرتے چلے جانے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک غائب جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرم ملک خالد جاوید صاحب ابن مکرم ملک ایوب احمد صاحب دوالمیال ضلع چکوال کا ہے۔ ملک خالد جاوید صاحب بعمر 69 سال مؤرخہ 12 دسمبر 2016ء کو دارالذکر دوالمیال ضلع چکوال میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات کے مطابق مؤرخہ 12 ردسمبر 2016ء (بارہ ربیع الاول) کو مخالفین نے دوالمیال ضلع چکوال میں بہت بڑا جلوس نکالا اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اپنا مقررہ رُوٹ تبدیل کرتے ہوئے احمدیہ دارالذکر پر حملہ کیا۔ احمدیہ مسجد پر حملہ کیا اور مسجد کے باہر آ کر اشتعال انگیز نعرے بازی اور پتھراؤ شروع کر دیا۔ نیز مسجد کے گیٹ کو توڑنا شروع کیا۔ دوسری طرف ہمارے لوگ بھی تھے ان میں یہ خالد صاحب بھی شامل تھے۔ مرحوم کی فیملی کے مطابق مرحوم کو قبل ازیں دل کی تکلیف کبھی نہیں تھی اور نہ کبھی دل کی کوئی دوا لیتے تھے اور نہ ہی کبھی زیر علاج رہے۔ وفات سے قبل یہ مسجد کے اندر تھے اور جب یہ مخالفین حملہ کر رہے تھے تو یہ ایک ہی بات مسلسل دہرا رہے تھے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اس قدر گندی اور ناپاک زبان برداشت نہیں کر سکتا۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ بیہوش ہو گئے۔ باہر ہزاروں کی تعداد میں موجود مشتعل ہجوم اور کشیدہ حالات کی وجہ سے خالد جاوید صاحب کو طبی معائنہ کے لئے یا طبی امداد کے لئے لے جایا نہیں جا سکا۔ اس حالت میں مکرم خالد جاوید صاحب کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کی دادی مکرمہ مانو بی صاحبہ کے ذریعہ سے ہوا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی کرم داد صاحب کی بھانجی تھیں جو دوالمیال جماعت کے بانی احمدیوں میں سے تھے۔

پاکستان میں تو پابندیاں ہیں تو لکھنے والے اس طرح رپورٹ بھیجتے ہیں کہ صحابی کو رفیق لکھتے ہیں اور مسجد کو دارالذکر۔ ان کی یہ رپورٹ جو دفتر مجھے ٹائپ کر کے دیتا ہے تو اس میں اصلاح کر دیا کرے اور جو صحیح اسلامی الفاظ ہیں وہ استعمال کئے جائیں۔

مرحوم بفضلہ تعالیٰ پیدائشی احمدی تھے۔ اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔ اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ خلافت سے والہانہ محبت اور اخلاص کا وصف نمایاں تھا۔ پنجگانہ نماز کے علاوہ تہجد اور بلند آواز میں تلاوت قرآن کریم کرنے کے عادی تھے۔ ایک بڑا لمبا عرصہ، بیس سال یہ روزگار کے سلسلہ میں شارجہ میں مقیم رہے۔ پھر گزشتہ بیس سال سے دوالمیال واپس آ گئے تھے اور ان کا اکثر وقت کئی سالوں سے مسجد میں ہی گزرتا تھا۔ اس دوران جماعتی امور کی انجام دہی اور مسجد کی سیکیورٹی اور دیگر جماعتی معاملات میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ قرآن کریم سے خاص عشق تھا۔ اپنے ایک بیٹے سبحان ایوب صاحب کو بھی قرآن حفظ کروایا۔ مرحوم اس وقت سیکرٹری تعلیم القرآن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے اور اس کے علاوہ بھی مختلف حیثیتوں سے ان کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ محترم عذرا بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے سلمان خالد جو یہاں یوکے میں رہتے ہیں اور حافظ سبحان ایوب اور دو بیٹیاں ہیں ندا مریم اور حرا مریم۔ یہ سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد میں بھی یہ نیکیاں جاری فرمائے۔

......☆......☆......☆......

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا حالیہ دورۂ کینیڈا اور وہاں کے عرب احباب (1)

ہمیشہ کی طرح حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کا حالیہ دورہ نہایت کامیاب، ایمان افروز، فتوحات اور نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُوررس نتائج کا حامل رہا۔

مذکورہ حقائق کے علاوہ بھی یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے وہاں پر جماعت کو پچاس سال ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے وہاں پر بعض مساجد کا افتتاح تھا اور تیسرے وہاں پر دوصد کے قریب سیرین احمدی آئے ہوئے تھے ۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو بالمشافہ نہیں دیکھا تھا۔

اس دورہ میں اس عاجز کو بھی شفقتِ خاص کے طفیل چند دن صحبتِ امام میں رہ کر اپنی آنکھوں سے نشانات اور برکات دیکھنے کا موقع ملا۔ اس مبارک دورہ کی تفصیلی رپورٹس تو چھپ رہی ہیں خاکسار عربوں کے حوالے سے اس دورہ میں وقوع پذیر ہونے والے بعض امور بیان کرنے کی کوشش کرے گا۔

یہ عرب احباب کون ہیں؟

کینیڈا میں ہجرت کر کے پہنچنے والے یہ سیرین احمدی کون ہیں؟ ان میں سے معمولی تعداد پیدائشی احمدیوں کی بھی ہے، کچھ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد میں بیعت کی تھی جبکہ غالب اکثریت نومبائعین کی ہے جنہوں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ خلافت خامسہ میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ سیریا میں جماعت احمدیہ کے مخالف ملکی حالات کے پیش نظر یہ لوگ نہ تو کھل کر اپنی دینی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے تھے، نہ تبلیغ کر سکتے تھے اور نہ ہی انہیں جلسہ یا اجتماع منعقد کرنے کی اجازت تھی۔ یورپ کی کسی بڑی جماعت کے جلسہ میں شرکت کرنے کی خواہش تھی لیکن مالی حالات یورپ کے سفر کے متحمل نہ تھے۔ اگر کسی کے مالی حالات ٹھیک تھے تو ان کے لئے ویزہ کا حصول جُوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اس صورتحال میں اکثر اس خواہش کا اظہار کرتے کہ کاش مرنے سے قبل ایک بار حضور انور سے ملاقات ہوجائے۔ جب انہیں ملکی حالات کی خرابی کے باعث اپنے ملک سے ہجرت کر کے قریبی ممالک میں پناہ لینی پڑی تو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ کسی روز کینیڈا منتقل ہوجائیں گے اور وہاں پر ان کی زندگی کا انمول خواب پورا ہوجائے گا۔

اِس وقت تک کینیڈا شفٹ ہونے والے سیرین احمدیوں کی اکثریت ترکی میں پناہ گزین تھی جبکہ بعض فیملیز غانا یا مصر کی طرف ہجرت کر گئی تھیں اور وہاں سے کینیڈا پہنچی تھیں۔ خلیفۂ وقت کی خاص شفقت اور عنایت تھی کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ ان احباب کو کینیڈا منتقل کرنے کی کوشش کی گئی جو کامیاب ٹھہری۔ اس لحاظ سے ان احباب کے دلوں میں اپنے محسن خلیفہ سے ملاقات کا شوق دوچند ہوگیا تھا۔ گزشتہ سال کے دوران یہ احباب کینیڈا پہنچ کر سیٹل ہو چکے تھے۔ پھر جب انہیں خلیفہ وقت کے وہاں تشریف لانے کی اطلاع ملی تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔

آقا کے ورودِ مسعود کے موقع پر جذبات

جس دن حضور انور کا پیس ویلیج میں ورود مسعود ہونا تھا اس روز سیریا سے آئے ہوئے ان عربوں کی ایک بڑی تعداد کئی گھنٹے قبل ہی وہاں جمع ہوگئی تھی۔ وہ دن بھی عجیب خوشی کا دن تھا۔ اکثر احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم نے اپنا گھر اور اپنا وطن چھوڑا، ہم اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہوئے، ہمارے پیارے ہماری آنکھوں کے سامنے ہم سے بچھڑ گئے،، ہم سب کچھ لٹا کر کینیڈا پہنچے تھے، لیکن جب حضور انور یہاں تشریف لائے اور ہماری پہلی نظر آپ پر پڑی تو جیسے درد کو دوا مل گئی، جیسے کسی نے رِستے زخموں پر شفا بخش مرہم رکھ دیا ہو۔ پیارے آقا کے رُوئے روشن کی زیارت نے ان کے تمام دکھوں کو بھلا دیا تھا۔

ان عرب احباب نے قصیدہ بھی تیار کیا ہوا تھا اور حضور انور کی آمد کے موقع پر اسے پڑھ کر انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر بہت سے عرب احباب نے اپنے جذبات تحریر کئے کسی نے کہا کہ میرا دل چاہا کہ حضور انور کے دیدار کے وہ چند لمحات کاش گھنٹوں اور دنوں میں بدل جائیں اور ہم اس جنت کے مزے اٹھاتے رہیں جس کا احساس ہمیں حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہوا ہے۔

☆ ایک دوست نے لکھا کہ حضور انور کے دیدار سے دلوں کے اندر تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ حضور انور کو دیکھ کر یوں محسوس ہوا جیسے ہمارے دل ہمارے اختیار میں نہیں رہے۔

☆ ایک بہن نے کہا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں باآواز بلند کہوں کہ اے مسیح پاک کے جانشین اور خلیفہ! میری جان میری اولاد اور میرا سب کچھ آپ پر قربان ہے۔ لیکن شدت جذبات سے میری آواز میرے گلے میں ہی اٹک کر رہ گئی۔ میں چاہتی تھی کہ آنکھ جھپکے بغیر حضور انور کو دیکھتی رہوں لیکن آنسوؤں نے میرے ارادوں پر پانی پھیر دیا۔

☆ ان عرب احباب میں ایک دوست ایسے بھی تھے جو کسی بیماری کی بنا پر ایک لمبے عرصہ سے وہیل چیئر پر ہیں۔ ایم ٹی اے کی ٹیم نے ان سے پوچھا کہ حضور انور کے دیدار کے وقت آپ کے جذبات کیا ہوں گے۔ انہوں نے بے ساختہ کہا کہ شاید میں وفور شوق اور خوشی سے وہیل چیئر سے کھڑا ہو کر حضور انور کی طرف چلنا شروع کر دوں گا۔ یہ کہتے ہوئے ان کی آواز بھرّا گئی اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

جلسہ سالانہ کے بارہ میں جذبات

کچھ دنوں کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا منعقد ہونے والا تھا۔ ان عرب احباب کا یہ پہلا موقع تھا کہ کسی خلیفہ کی موجودگی میں کسی جلسہ سالانہ میں شریک ہو رہے تھے۔ ایسے موقعہ پر ان کے جذبات عجیب تھے۔ اس کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

مکرمہ بشریٰ محمد صاحبہ لکھتی ہیں: میں شام میں تھی تو اکثر اپنے خاوند سے کہتی تھی کہ شاید ہمیں جلسہ کے سفر کے لئے پیسے جمع کرتے کرتے کئی سال لگ جائیں گے پھر بھی نہ جانے ویزہ ملے یا نہیں لیکن اللہ نے خاص فضل فرمایا کہ ہم جلد ہی یہاں کینیڈا میں پہنچ گئے، جلسہ میں بھی شریک ہوئے اور پیارے آقا کے رُوئے روشن کی زیارت کا بھی موقع ملا۔ پھر جب حضور انور عورتوں کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو اس وقت کے جذبات کا لفظوں میں بیان ممکن نہیں ہے۔ اس وقت بے اختیاری کے عالم میں آنسو بہہ رہے تھے۔ ہم بہت کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن جذبات کی ترجمانی کا واحد ذریعہ یہی آنسو تھے جو دل میں موجزن جذبات کی کتھارقم کررہے تھے۔

مکرمہ فضیلہ عبد اللہ درویش صاحبہ کہتی ہیں: ہم جلسوں کو ٹی وی پر دیکھتے تھے تو بہت خوش ہوتے تھے لیکن کبھی یہ احساس نہ ہوا تھا کہ ان جلسوں میں بنفس نفیس شرکت کرنے کی ایسی بھی تاثیر ہوسکتی ہے۔ جب میں نے حضور انور کی اقتدا میں نماز ادا کی تو ایک ایسے روحانی احساس اور لذت میں ڈوب گئی جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ ہم حضور انور کے کینیڈا تشریف لانے پر از حد شکر گزار ہیں۔ خدا کرے کہ حضور انور بار بار یہاں تشریف لائیں۔

مکرمہ شیریں خباز صاحبہ کہتی ہیں: ہم کینیڈا میں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ یہ بھی عجیب روحانی تجربہ تھا۔ حضور انور کے خطابات غیر معمولی اہمیت کے حامل تھے اور ہم نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ایام جلسہ ہمارے لئے ایامِ عید تھے۔

مکرمہ تماضر الشریف صاحبہ لکھتی ہیں: ہمارا یہ پہلا جلسہ تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودگی سے اس کو چار چاند لگ گئے تھے۔ ہم حضور انور کا زنانہ جلسہ گاہ میں بصد شوق انتظار کررہے تھے کہ اچانک میں سر سے لے کر پاؤں تک کانپ کے رہ گئی کیونکہ اس وقت حضور انور اپنے نورانی چہرہ مبارک کے ساتھ زنانہ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ مجھے یہ صورتحال دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہا۔ جلسہ کے ایام روحانیت سے معمور تھے۔ میرے بچے بھی جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوئے۔

مکرم احمد درویش صاحب لکھتے ہیں کہ: یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ میں نے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب میں اس اسلام میں داخل ہوا ہوں جو سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ حضور انور کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے اور میں بچوں کی طرح رونے لگتا ہوں۔ مجھے زندگی میں پہلی بار یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل اور عقل میرے اختیار میں نہیں ہیں۔

اس موقع پر میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور انور کی اقتداء میں میری نماز خشوع وخضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے اس زمین پر سب سے اَتقیٰ انسان کے پیچھے نماز ادا کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

مکرم فراس الشعلان صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر میرا سراپا حیرت بن کے رہ گیا، کیونکہ یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف ملکوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے ان کا تعلق تھا۔ اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس کے اعلیٰ انتظامات اور حاضرینِ جلسہ کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا۔ اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دیدار اور آپ کے خطابات سے تینوں دن مستفیض ہونا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ حضور انور کے خطابات اور آپ کا کلام زخموں پر مرہم رکھنے والا تھا۔ اور اس زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ حضور انور نے کس طرح گہرائی میں جا کر ان امور کے بارہ میں بات کی جن کی آج کے معاشرہ میں ہمیں ضرورت ہے۔ مثلاً عورتوں کو خطاب فرماتے ہوئے حضور انور نے جو یہ فرمایا کہ بچوں کی تربیت کی بنیادی ذمہ داری عورت کی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ اولاد کو اعلیٰ اخلاق سکھائے اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی محبت کا بیج بونے کی کوشش کرے، بچیوں کو باوقار اور باحجاب لباس پہننے کی عادت ڈالے اور اس بارہ میں خود اپنا نمونہ پیش کرے تو اس کا اجر وثواب جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے اجر وثواب کے برابر ہو گا۔ اسی طرح حضور نے عورت کے شرعی لباس کی حدود کا بھی ذکر فرمایا جو غیر معمولی طور پر مفید تھا۔

مکرم اکرم الجبولی صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ باوجود اس کے کہ ہم احمدی ہیں اور ہمیں کسی قدر اس جلسہ کا اندازہ تھا لیکن جب ہم جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ہمیں روحانیت، خشوع اور خوشی کا ایک عجیب احساس ہوا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سالہا سال سے ہم اس دن کو دیکھنے کے خواب دیکھ رہے تھے اور جب حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا تو ہمارا یہ دیرینہ خواب پورا ہوگیا۔ آپ تو نورٌ علیٰ نور ہیں۔ ہمارے بچے بھی بہت پرجوش اور جذباتی ہوگئے اور آگے بڑھ بڑھ کر حضور انور کو دیکھنے کے لئے مشتاق تھے۔

مکرم احمد جبر صاحب بیان کرتے ہیں: جب میں نے جلسہ میں حضور انور کو پہلی بار دیکھا تو ایک لمحہ کے لئے محسوس ہوا کہ شاید یہ کوئی خواب ہے کیونکہ وہ محبوب جسے ہم صرف ٹی وی پر دیکھتے تھے اب ہم اور وہ ایک ہی مجلس میں تھے۔ اور مجھے ایسے لگا جیسے ہم سب جلسہ کے شرکاء یک جان ہیں۔

مکرم محمد الحاج عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں: جلسہ سالانہ کے ان ایام کو زندگی بھر بھلایا نہیں جاسکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انسان کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتی کہ بچوں کی اچھل کُود کو بھی مدنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا نہایت متأثر کن تھا۔

جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل وحمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔

مکرم عبد القادر عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ: میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے۔ خصوصًا جب انہیں پتہ چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ **فجزاهم الله أحسن الجزاء۔**

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2 ردسمبر 2016)

......☆......☆......☆......

ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں
دنیاداروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہو جائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28 ر اکتوبر 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: آج سے بارہ تیرہ سال قبل واقفین نو بچوں کی تعداد کیا تھی اور اب کیا تعداد ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، آج سے بارہ تیرہ سال پہلے واقفین نَو کی تعداد 28000 سے اوپر تھی اب یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 61000 کے قریب پہنچ چکی ہے جس میں سے چھتیس ہزار سے اوپر لڑکے ہیں اور باقی لڑکیاں۔

سوال: واقفین نو بچوں کی دینی و دنیاوی تربیت کی کیا اہمیت حضور انور نے بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، واقفین نَو بچوں کی تربیت ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم پر خاص توجہ اور انہیں بہتر طور پر تیار کر کے جماعت کو دینا اس لحاظ سے بھی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پیدائش سے پہلے ماں باپ یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی ہمارے ہاں پیدا ہونے والا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی اسے خدا کے لئے، اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کی تکمیل کے لئے جو تکمیل اشاعت ہدایت کا مشن ہے، جو اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا مشن ہے، جو خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف دنیا کو توجہ دلانے کا مشن ہے، جو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی اسلامی تعلیم دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کا مشن ہے، اس کے لئے پیش کرتے ہیں۔ پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو وقف نَو بچوں کے والدین خاص طور پر ماں اپنے ہونے والے بچے کی پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد کرتے ہوئے پیش کرتی ہے۔

سوال: حضور انور نے آیت کریمہ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ (آل عمران:36) کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے اس آیت کا ترجمہ بیان کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قرآن کریم میں محفوظ اس لئے نہیں فرمائی کہ پرانے زمانے کا ایک قصہ سنانا مقصود تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کو یہ دعا اس قدر پسند آئی اور اسے اس لئے محفوظ فرمایا کہ آئندہ آنے والی مائیں بھی یہ دعا کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر غیر معمولی قربانیاں کرنے والا بنائیں۔ گو کہ ہر مومن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتا ہے لیکن وقف کرنے والے ان معیاروں کی انتہاؤں کو چھونے والے ہونے چاہئیں۔ پس جب ابتدا سے مائیں اور باپ اپنے بچوں کے ذہنوں میں ڈالیں گے کہ تم وقف ہو اور ہم نے تمہیں خالصۃً دین کی خدمت کے لئے وقف کیا تھا اور یہی تمہاری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے اور ساتھ ہی دعائیں بھی کر رہے ہوں گے تو پھر بچے اس سوچ کے ساتھ پروان چڑھیں گے کہ انہوں نے دین کی خدمت کرنی ہے۔

سوال: واقفین نَو بچوں کیلئے حضور انور کی کیا ہدایت ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، (واقفین نو بچوں) کی طرف سے یہ سوال کیا جائے گا کہ میں وقف نَو ہوں مجھے جماعت بتائے، مجھے خلیفۂ وقت بتائے کہ میں کس شعبہ میں جاؤں۔ مجھے اب دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ جو عہد میری ماں نے پیدائش سے پہلے کیا تھا اور جو دعائیں اس نے میری پیدائش سے پہلے مانگی تھیں اور پھر میری تربیت ایسے رنگ میں کی کہ میں دنیا کی بجائے دین کو تلاش کروں میری یہ خوش قسمتی ہے کہ میری ماں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور میری ماں کی کوششوں کو جو اس نے میری تربیت کے لئے کیں اللہ تعالیٰ نے پھل لگایا۔ اب میں بغیر کسی دنیاوی لالچ اور خواہش کے صرف اور صرف دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتا ہوں۔ اس سوچ کا اظہار واقفین نَو کو اپنے وقف کی تجدید کرتے ہوئے پندرہ سال کی عمر میں کرنا ضروری ہے۔

سوال: واقفین نو کے تجدید عہد کے متعلق حضور انور نے متعلقہ انتظامیہ کو کیا ہدایت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، میں نے متعلقہ انتظامیہ کو ہدایت بھی کی ہوئی ہے کہ پندرہ سال کی عمر میں باقاعدہ تحریری طور پر ان سے لیں کہ وہ وقف کو جاری رکھیں گے یا جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر بیس اکیس سال کی عمر میں جب پڑھائی سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ان سب کے لئے ضروری ہے جو جامعہ میں داخل نہیں ہوئے کہ وہ اس بونڈ (Bond) کو دوبارہ لکھیں۔ پھر اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ کسی شعبہ میں کچھ تربیت لے لو تو پھر دوبارہ تحریر کریں۔ گویا کہ ہر مرحلے پر وقف نَو کو خود اپنی دلی خواہش کے مطابق اپنے وقف کو قائم رکھنے کا اظہار کرنا چاہئے۔

سوال: واقفین نو بچوں کی کیا سوچ ہونی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، کسی وقف نَو بچے کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے یا یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو جائے کہ ہم ماں باپ کی مالی خدمت کس طرح کریں گے یا جسمانی طور پر خدمت کس طرح کریں گے۔ یہ سوال پیدا ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے اپنے واقفین نَو بچوں کے دل میں یہ بات بٹھائی ہی نہیں کہ تمہیں ہم نے وقف کر دیا ہے اور اب تم ہمارے پاس صرف اور صرف جماعت کی امانت ہو۔ دوسرے بہن بھائی ہماری خدمت کر لیں گے۔ تم نے صرف اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کو پیش کر دینا ہے اور اس کے حکموں کے مطابق چلانا ہے۔ یہ سوچ ہونی چاہئے کہ جو مقام مجھے خدا تعالیٰ نے دیا ہے وہ دنیاوی مال سے بہت بڑھ کر ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو زندگی وقف کرنے کے لیے کیا وصیت فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اُسے سُنے یا نہ سُنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے۔ اور حیات طیّبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُس کی رُوح بول اٹھے اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تُم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ یہی بنیاد ہے۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اِس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔''

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت ابراہیمؑ کے حوالے سے وفا کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی کی آواز اُس وقت آئی جب وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا...... ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیار کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو بچا لیا۔ فرماتے ہیں کہ اگر انسان ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے۔''

سوال: تنظیمی لحاظ سے حضور انور نے واقفین نو کو کیا ہدایت دی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، بعض کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ کیونکہ ہم وقف نَو میں ہیں اس لئے ہمیں اگر لڑکیاں ہیں تو ناصرات اور لجنہ اور لڑکے ہیں تو اطفال اور خدام کے پروگراموں میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری تنظیم ایک علیحدہ تنظیم بن گئی۔ یہ بالکل غلط تصور ہے اگر کسی کے دل میں ہے۔ جماعت کا تو کوئی عہدیدار بھی حتی کہ امیر جماعت بھی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ ذیلی تنظیم کا ممبر ہوتا ہے۔ ہر واقف نَو لڑکی اور لڑکے کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ عمر کے لحاظ سے اپنی تنظیموں کے ممبر ہیں جس جس عمر میں ہیں اور ان کیلئے ان کے پروگراموں میں حصہ لینا ضروری ہے اور جو حصہ نہیں لیتا ان کے بارے میں متعلقہ تنظیم کا صدر جو ہے وہ رپورٹ کرے اور اگر اس وقف نَو کی اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایسے بچے کو یا لڑکے کو یا نوجوان کو وقف نَو سکیم سے نکال دیا جائے گا۔

سوال: حضور انور نے واقفین نو بچوں کو تعلیمی لائن منتخب کرنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، واقفین نَو لڑکے جامعات میں جا کر مربی اور مبلغ بننے کو پہلی ترجیح دیں۔ اس وقت اس کی ضرورت ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔ نہ صرف ان ملکوں میں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں جہاں جماعت کے قیام کو لمبا عرصہ گزر گیا ہے بلکہ نئے نئے ممالک بھی اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا فرما رہا ہے اور وہاں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اور ہمیں ہر ملک میں بے شمار مربیان اور مبلغین چاہئیں۔

سوال: حضور انور نے دنیا بھر میں رہنے والے واقفین نو کو کس امر کی طرف خاص توجہ دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، ہمارے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اس لئے سپیشلائز کر کے ان ممالک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اور تجربہ لے کر واقفین نَو بچوں کو جو ڈاکٹر بن رہے ہیں ان کو آگے آنا چاہئے اور جن ملکوں میں جانا آسان ہے وہاں جانا چاہئے۔ اپنے آپ کو پیش کریں پھر جماعت بھیج دے گی۔ ڈاکٹرز اور ٹیچرز کیلئے تو لڑکیاں اور لڑکے دونوں ہی کام آ سکتے ہیں اس لئے اس طرف توجہ کریں۔ کچھ آرکیٹکٹ اور انجنیئرز بھی چاہئیں جو تعمیرات کے شعبہ کے ماہر ہوں تا کہ مساجد مشن ہاؤسز سکول ہسپتال وغیرہ کی تعمیر کے کاموں میں صحیح نگرانی کر کے اور پلاننگ کر کے جماعتی اموال کو بچایا جا سکے۔ پھر پیرامیڈیکل سٹاف بھی چاہئے اس میں بھی آنا چاہئے۔

سوال: بعض واقفین جن کی دلچسپی بعض مضامین میں زیادہ ہوتی ہے انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، میں ان کی دلچسپی دیکھتے ہوئے ان کو اجازت بھی دے دیتا ہوں کہ وہ پڑھیں۔ ایسی صورت میں واقفین نَو بیشک دنیا کا کام کر رہے ہوں گے لیکن ان کا مقصد اس علم اور کام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا پر ثابت کرنا ہوگا، اس کے دین کو پھیلانا ہو گا۔ اسی طرح دوسرے شعبہ جات میں واقفین نَو جا سکتے ہیں لیکن بنیادی مقصد یہ ہے اور جس کو ہر ایک کو جاننا چاہئے کہ میں واقف زندگی ہوں اور کسی وقت بھی مجھے دنیاوی کام چھوڑ کر دین کی ضرورت کیلئے پیش ہونے کا کہا جائے تو بغیر کسی عذر کے، بغیر کسی حیل وحجت کے آ جاؤں گا۔

سوال: واقفین نو کے ماں باپ کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، ماں باپ کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنی چاہے اپنے بچوں کی زبانی تربیت کر لیں اس کا اثر اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اپنے قول و فعل کو اس کے مطابق نہیں کریں گے۔ ماں باپ کو اپنی نمازوں کی حالتوں کو نمونہ بنانا ہو گا۔ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کے لئے اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اعلیٰ اخلاق کے لئے نمونہ بننا ہوگا۔ دینی علم سیکھنے کی طرف خود بھی توجہ کرنی ہوگی۔ جھوٹ سے نفرت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ باوجود اس کے کہ بعض کو کسی عہدیدار سے تکلیف پہنچی ہو گھروں میں نظام کے خلاف یا عہدیداروں کے خلاف بولنے سے پرہیز کرنا ہوگا۔ ایم ٹی اے پر کم از کم میرے خطبات جو ہیں وہ باقاعدگی سے سننے ہوں گے اور یہ باتیں صرف واقفین نَو کے والدین کے لئے ضروری نہیں بلکہ ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں، دنیاداروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہو جائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 ردسمبر 2016ء بروز جمعرات صبح 11:30 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ فضیلہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ آف ملتان) یو۔کے

آپ 5 ردسمبر 2016ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب سابق امیر ضلع ملتان کی بیٹی اور مکرم عبد النعیم جنجوعہ صاحب ایڈووکیٹ کی والدہ تھیں۔ انتہائی نیک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، مخلص اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ جماعتی مہمانوں کی ضیافت اور مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور سات پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم منعم باللہ صاحب
(امیر جماعت چٹاگانگ، بنگلہ دیش)

18 رستمبر 2016ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا محترم عبدالمجید صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1908ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ 1948ء میں یہ خاندان مشرقی بنگال منتقل ہوگیا۔ آپ نے ڈھاکہ یونیورسٹی سے انگریزی میں ماسٹرز مکمل کیا اور 1965ء سے 2005ء تک نظام پور یونیورسٹی کالج کے پرنسپل رہے۔ چٹاگانگ کے امیر کے طور پر آپ نے نہایت فدائیت کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔

(2) مکرم ایس ایم نظامی صاحب
(سابق امیر جماعت چٹاگانگ، بنگلہ دیش)

10 راکتوبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1962 میں احمدیت قبول کی۔ امیر جماعت چٹاگانگ کے علاوہ آپ نے دیگر مختلف عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء میں جب بھٹو نے بنگلہ دیش کا دورہ کیا تو اس وقت جماعت کی نمائندگی میں آپ نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے فیصلہ کے خلاف ایک میمورنڈم پیش کرنے کی توفیق پائی۔

(3) مکرم احمد دین صاحب
(ابن مکرم نور محمد صاحب، کوٹلی، کشمیر)

27 راکتوبر 2016ء کو گوئی ضلع کوٹلی (کشمیر) میں برموچ کے مقام پر واقع کنٹرول لائن کے پاس سر میں گولی لگنے سے 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم محمد اکرم عزیز صاحب
کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ (ابن مکرم حسین بخش صاحب)

19 رنومبر 2016ء کو 71 سال کی عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں فضل عمر ہسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا دفتر جلسہ سالانہ ربوہ میں 6 اپریل 1975ء کو بطور مددگار کارکن تقرر ہوا تھا۔ اس وقت سے لے کر تا دم آخر آپ نے 41 سال 7 ماہ دفتر جلسہ سالانہ میں بڑے خلوص، فدائیت اور جانفشانی کے ساتھ خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، انتہائی سادہ اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک، احمدیت اور خلافت کے انتہائی مخلص فدائی خادم سلسلہ تھے۔ آپ کو 2014ء میں صدر انجمن پاکستان کی نمائندگی میں جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی شادی قادیان میں محترم مولوی فیض احمد صاحب درویش کی بیٹی مکرمہ حفیظ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد حنیف طاہر صاحب (سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ حال جرمنی) کے چھوٹے بھائی تھے۔

(5) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یونس بھٹی صاحب آف فیصل آباد، حال میری لینڈ، امریکہ)

15 راکتوبر 2016ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت کم عمری میں آپ کو جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ بیعت کی وجہ سے والدہ آپ کو چھوڑ کر میکے چلی گئیں اور آپ کی شادی میں بھی شامل نہ ہوئیں لیکن آپ کے ایمان میں کوئی کمزوری نہ آئی اور ہمیشہ ثابت قدم رہیں۔ والدہ کی جائیداد سے اپنا حصہ لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب جماعت کی خاطر ماں کو چھوڑ دیا تو جائیداد اور مال کیا چیز ہیں۔ آپ کو دین سے محبت اور خلافت سے گہرا پیار کا تعلق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب مرحوم، ضلع سانگھڑ)

17 رنومبر 2016ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ تہجد گزار، نمازوں کی پابند، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ، مہمان نواز، بہت بلند حوصلہ، غرباء اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ اپنے بچوں کو بھی خلیفۃ المسیح سے محبت و وابستگی کی تلقین کرتی تھیں۔ خطبہ جمعہ باقاعدگی کے ساتھ بڑے غور اور انہاک سے سنتیں۔ اپنی عمر کے آخری حصہ تک باقاعدگی کے ساتھ رمضان المبارک کے سارے روزے رکھتی رہیں۔ مبلغین، معلمین اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مظہر اقبال صاحب (ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ) کی والدہ تھیں۔ آپ کے باقی بیٹے بھی مختلف رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(7) مکرمہ شہزادی بلقیس منان صاحبہ
(اہلیہ مکرم میجر (ر) عبدالمنان منیر خان صاحب، لاہور)

17 رنومبر 2016ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ چھوٹی عمر سے ہی صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، دوسروں کا دکھ درد بانٹنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ پُرجوش داعی الی اللہ بھی تھیں۔ ہومیوپیتھی ڈاکٹر ہونے کے ناتے آپ نے بیشتر دیہات میں ہومیوپیتھی کیمپ لگانے کی توفیق پائی اور وہاں بھی تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے بے انتہا محبت اور والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی خلافت سے مضبوط تعلق کی تحریک کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبد الغفور منان صاحب (آف لندن) کی والدہ تھیں۔

(8) مکرم محمد عبدالسمیع جدران صاحب
(آف نوابشاہ، حال یو ایس اے)

28 رستمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کے پابند، بہت شفیق، مہمان نواز اور اعلیٰ خوبیوں کے مالک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتے اور ان نصائح پر فوراً عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ نوابشاہ سندھ میں زمینداره کرتے رہے اور پھر جب امریکہ شفٹ ہوئے تو وہاں ایک کنسٹرکشن کمپنی میں کام کرتے رہے۔ بعد میں آپ اس میں حصہ دار بھی بن گئے اور اسی وجہ سے انہیں مسجد بیت الرحمان واشنگٹن کی بنیاد رکھے جانے کے وقت خدمت بجالانے کی توفیق بھی ملی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ اگر کوئی ربوہ جاتا تو اسے تاکید کر کے اپنے لئے نئی کتب منگوایا کرتے تھے۔

(9) مکرم عبداللطیف اکمل صاحب (آف ہڈرزفیلڈ، یوکے)

14 رجولائی 2016ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، انتہائی نیک، صالح، متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(10) مکرمہ نکہت مجید صاحبہ
(اہلیہ مکرم عبدالمجید صاحب چوہان، آف جرمنی)

8 راکتوبر 2016ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میراں بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی پڑپوتی تھیں۔ آپ کا تعلق گوجرانوالہ پاکستان سے تھا۔ تقریباً ڈیڑھ سال قبل پاکستان سے ہجرت کر کے اپنے بیٹے کے پاس جرمنی آئی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، رحمی رشتوں سے پیار ومحبت کا سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(11) مکرم فیض اللہ جمیل صاحب (جھنگ صدر)

14 رنومبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو دل کے علاوہ بعض اور عوارض لاحق تھے لیکن نہایت صبر وشکر سے بیماری کا مقابلہ کیا۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(12) مکرم ماسٹر ناظر حسین صاحب
(ابن مکرم حاکم دین صاحب، لاہور)

19 رنومبر 2016ء کو 95 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں بیعت کی اور آپؓ ہی کے ارشاد پر حفاظت مرکز قادیان میں تین ماہ کے لئے ڈیوٹی کی بھی توفیق پائی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، دعا گو، سادہ مزاج، روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، بہت مہمان نواز اور خوش اخلاق انسان تھے۔ خلافت سے گہری عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ فجر کے بعد روزانہ صبح خلافت جوبلی کی دعائیں باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم بلال احمد آصف صاحب (مربی سلسلہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ) کے نانا تھے۔

(13) مکرمہ لطیفاں بی بی صاحبہ
(اہلیہ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب آف جرمنی)

17 راکتوبر 2016ء کو طویل علالت کے بعد 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، بہت پاکیزہ زندگی گزارنے والی نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم ملک عثمان نوید صاحب دو سال قبل جامعہ احمدیہ یوکے سے شاہد کا امتحان پاس کرنے کے بعد اس وقت جرمنی میں بطور مربی سلسلہ خدمت بجالا رہے ہیں۔

(14) مکرم عبدالعلیم صاحب (آف لیورپول)

یکم ستمبر 2016ء کو بعارضہ کینسر 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 6 سال صدر جماعت لیورپول کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ لمبا عرصہ آپ کا گھر بطور نماز سنٹر استعمال ہوتا رہا۔ لیورپول میں مسجد کی جگہ تلاش کرنے کے لئے آپ نے بڑی محنت اور خلوص سے کام کیا۔ عہدیداروں کا بہت احترام کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
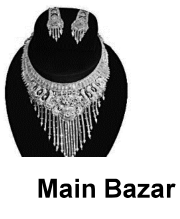
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

❁ جماعت احمدیہ کوئی جدّت پسند یا نیا اسلام سکھانے والا فرقہ نہ سمجھا جائے بلکہ ہم تو اسلام کی اُن حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ❁ ہم دوسرے مذاہب اور فرقوں کے ساتھ پُرامید اور پیار کے تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ اس وجہ سے نہیں کہ ہم اسلام سے منحرف ہو گئے اور اس کی تعلیمات کے اندر کسی بھی رنگ یا شکل میں جدت پیدا کردی ہے ❁ خدا تمام انسانیت کا خدا ہے، وہ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کیلئے امن، محبت اور پیار کا سرچشمہ بنا کر بھیجا ہے، خواہ وہ کسی بھی ذات، عقیدہ اور رنگ سے تعلق رکھتے ہوں۔ جب یہ اسلام کے بنیادی عقائد ہوں گے تو حقیقی مسلمانوں کیلئے کیونکر ممکن ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ کسی قسم کا جبر، ناانصافی یا ظلم کریں ❁ کسی بھی اختلاف کو ختم کرنے کے لئے انصاف ایک بنیادی تقاضہ ہے، اگر ایک شخص با اخلاق اور با انصاف نہیں تو جو بھی شکایت یا تکلیف ہے وہ مزید بڑھے گی اور امن کی بجائے نفرت اور حقارت میں اضافہ ہی ہوگا ❁ حکومتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے امور میں انصاف سے کام لیں اور ذاتی مفادات سے باہر نکل کر دنیا کا فائدہ دیکھیں۔ اگر اسلام کی تعلیمات کو حقیقی رنگ میں اپنایا جائے تو فساد اور بدامنی کو ہمیشہ کیلئے روکا جاسکتا ہے۔

پیس سمپوزیم وان (کینیڈا) 2016 سے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

● خلیفۃ المسیح اسلام کے سب سے بہترین رہنما ہیں اور جس طریقہ سے اور جن باتوں کا حضور نے ذکر کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشا کے عین مطابق ہے اور باقی مسلمان راہنماؤں کو بھی اسی طریق پر پیغام پہنچانا چاہئے

● حضور کا پیغام نہایت پرزور تھا اور آپ دنیا میں ایک ایسے شخص ہیں جو امن اور سلامتی اور محبت سب کے لئے چاہتے ہیں۔ میں اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی۔

● حضور کا اسلام اور امن کے بارہ میں خطاب عین میری سوچ کے مطابق تھا، حضور کے چہرہ پر جو نور عیاں تھا بہت خوبصورت تھا۔

● حضور کا خطاب نہایت موثر اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے تھا، میری خواہش ہے کہ یہ پیغام دنیا کے تمام لوگوں تک پہنچ سکے۔

● حضور کا خطاب نہایت پُرتاثیر تھا، میں بہت خوش اور متاثر ہوں۔ خلیفہ میں ایک رعب ہے اور جب میں آپ کے قریب پہنچی تو ایک لرزہ سا مجھ پہ طاری تھا اسلئے یقیناً آپ میں کوئی قوت ہے۔

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر مہمانان کرام کے تأثرات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 22؍اکتوبر 2016 کی مصروفیات

22؍اکتوبر 2016ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پیس سمپوزیم میں حضور انور کی شمولیت

آج ایوان طاہر میں پیس سمپوزیم (Peace Symposium) کا پروگرام تھا۔ پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر کے ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں اس سمپوزیم میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں میں سے میئر آف وان Maurizio Bevilacqua صاحب، ممبر پارلیمنٹ Deb Schulte صاحب اور Vaughan شہر کی کونسلر Marilyn Iafrate حضور انور کی آمد اور ملاقات کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال پوچھا۔

حضور انور نے ممبر پارلیمنٹ Deb Schulte صاحب کو لندن آنے کی دعوت دی۔ موصوف 22 سال ممبر پارلیمنٹ رہے ہیں اور بوجوہ Parliament Hill کے پروگرام میں شرکت نہ کرسکے تھے۔ جماعتی انتظامیہ کی طرف سے ان کو دعوت نہ مل سکی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہال مہمانوں سے بھر چکا تھا۔ آج کے اس پیس سمپوزیم میں 614 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان شامل ہوئے جن میں مختلف علاقوں کے میئرز، کونسلرز، اخبارات کے جرنلسٹس، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پانچ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ساغر باجوہ صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

میئر آف وان کا ایڈریس:

بعد ازاں میئر آف وان ماریزیو بیولاآکوا (Mayor of Vaughan Maurizio Bevilacqua) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

السلام علیکم، خلیفۃ المسیح! مکرم امیر صاحب کینیڈا، میں وان (Vaughan) کے 325000 لوگوں کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہم آپ کے دورہ کے منتظر تھے اور جہاں تک مجھے علم ہے حضور کا یہ چوتھا دورہ ہے۔ جب ہم اس کمیونٹی کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ قول ہوتا ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ ہم محبت کو بطور اسم بیان کرتے ہیں لیکن اگر ہم محبت کو فعل کی حالت میں بیان کریں تو اس فعل کو ثابت کرنے کے لئے اظہار کی ضرورت بھی ہوتی ہے اور جب میں حضور کے بارہ میں سوچتا ہوں تو سب سے پہلے حضور کا امن، محبت اور ہمدردی کا پیغام سامنے آتا ہے اور ایک اور چیز جس کی دنیا کو ضرورت ہے وہ ہے بین المذاہب گفتگو اور بین المذاہب رواداری۔ خلیفۃ المسیح آپ اس کا اظہار کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی، برٹش ہاؤس آف پارلیمنٹ اور یوروپین پارلیمنٹ میں والہانہ طور پر کر چکے ہیں۔ ان تمام تقاریر میں حضور نے نہایت فصاحت و بلاغت سے انسانی حقوق اور بین الاقوامی تعلقات پر روشنی ڈالی۔ ہر اس موقع پر بہت سے منسٹر، ممبران پارلیمنٹ، سیاستدان اور مذہبی راہنما نے شمولیت اختیار کی جن کا زندگی میں مقصد پُرامن دنیا کا قیام ہے۔

حضور! آپ نے ترقی پذیر ممالک کی بھلائی کی طرف خاص توجہ دی ہے خاص طور پر آپ نے ان کو تہذیب اور خوراک، صاف پانی اور بجلی کے حصول میں راہنمائی فرمائی ہے۔ یہ صرف ایک مثال ہے جو میں پیش کر رہا ہوں کہ آپ اپنے عمل سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

وہ عظیم پیغام جو خلیفۃ المسیح ہمارے پاس لائے ہیں وہ امید اور ہم آہنگی کا ہے۔ اور اس سارے پروگرام کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ ہم سب انفرادی طور پر اور آپس میں مل کر ایک بہتر کل کے لئے کوشاں رہیں۔ ہم صرف سوچ بچار تک اور محض دعا تک ہی محدود نہیں رہ سکتے بلکہ ہمیں اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت ہے یعنی عملی طور پر کچھ کر دکھانے کی ضرورت ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم دعاؤں اور غور و خوض کے بعد عملی تدابیر بھی کریں تا کہ انسانیت کے اعلیٰ ترین مقاصد کا حصول ہو سکے۔

امسال جماعت احمدیہ کے کینیڈا میں 50 سال پورے ہونے پر مختلف پروگرام تشکیل دیئے تھے، ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ جماعت احمدیہ کی کمیونٹی نے غیر معمولی خدمات کی ہیں۔ جماعت کی موجودگی کا احساس ہر روز کی شہری زندگی میں ہوتا ہے۔ یہ علاقہ پِیس وِلیج کہلاتا ہے کیونکہ اس علاقہ سے اس لفظ امن کا والہانہ اظہار ہوتا ہے۔ یہ ایسی جگہ ہے جہاں محبت کی جیت ہے جو تمام مسائل کو ڈھانپ لیتی ہے اور یہ ایک ایسی کمیونٹی ہے جس کی پیروی دوسری کمیونٹیز کرتی ہیں۔

اب میں تھوڑے سے وقت میں جماعت احمدیہ کی مختلف تحریکات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ آپ کی مہم Meet a Muslim family ایک ایسی مہم ہے جس میں اختلافات کو دور کرنا اور ملک بھر میں کینیڈین لوگوں کو ملا دینا مقصد تھا۔

Stop the Crisis اس تحریک میں تمام ملک میں دہشتگردی کے خلاف ویڈیو اور تقاریر کے ذریعہ لوگوں کو توجہ دلائی گئی اور یہ کہ کس طرح نوجوانوں میں اس رجحان کو روکا جاسکتا ہے۔

Je suis Hijabi اس مہم میں اسلام میں عورتوں کے حوالہ سے جو غلط تصورات پائے جاتے ہیں ان کا جواب دیا گیا۔

Fast with a Muslim Friend ایک تحریک جس کا مقصد لوگوں کو روزہ کا تجربہ کروانا تھا۔

Millions pounds of food اس مہم میں بھوک کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کی گئی اور غریب کینیڈین

لوگوں کی زندگی میں بہتری کے سامان پیدا ہوئے اور بنیادی سطح پر لوگوں کی مدد کی گئی۔ حضور ہم آپ کے شکرگزار ہیں کہ آپ نے محبت کو فعلی رنگ میں دکھا دیا۔

ڈیبرا شولٹ سابق ممبر آف پارلیمنٹ کا ایڈریس:

اس کے بعد ڈیبرا شولٹ (Deborah Schulte) سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا: السلام علیکم، آج میرے لئے خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں یہاں ہونا باعث عزت ہے۔ تمام معزز مہمانوں کا یہاں ہونا، احمدیہ جماعت کے سربراہ کی موجودگی میں ہم سب کیلئے باعث فخر ہے۔ آج میرا پیغام شکریہ کا پیغام ہے۔ میں حضور انور کا پارلیمنٹ ہل پر تشریف آوری کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جہاں حضور نے اپنے پُرشوکت خطاب میں محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں پر زور دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور نے اپنے بیان میں ہمیں مذہبی آزادی کے قیام کی طرف توجہ دلائی اور بعض حکومتی پالیسیوں پر بھی روشنی ڈالی اور ہم شکرگزار ہیں کہ آپ نے وقت نکال کر ان اہم موضوعات پر روشنی ڈالی۔ میں ملک لال خان امیر جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں آپ نے مجھے انگلستان کے جلسہ سالانہ پر مدعو کیا۔ یہ میرے لئے زبردست تجربہ تھا جہاں میری دنیا سے آئے ہوئے احمدی نمائندگان سے ملاقات ہوئی اور معلومات میں اضافہ ہوا کہ کس طرح دنیا بھر میں جماعت احمدیہ لوگوں کی مدد کر رہی ہے۔ مجھے حضور کے خطابات سننے کا بھی موقع ملا۔

مَیں احمدیہ کمیونٹی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جس طرح آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے سنا کہ جماعت احمدیہ اس شہر میں کس اہمیت کی حامل ہے اور میں بذات خود ہر ایک احمدی کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو خدمت خلق میں مصروف ہیں۔ انہوں نے شام سے آنے والے پناہ گزینوں کی کینیڈا میں منتقل ہونے میں گورنمنٹ کی مدد کی ہے اور ہسپتال کے لئے فنڈز جمع کئے ہیں اور جلد ہم ہسپتال کا تعمیراتی کام شروع کر دیں گے۔ جماعت احمدیہ باقی تنظیموں کے لئے بطور نمونہ ہے۔ حضور اب چند دنوں میں مغربی کینیڈا کے دورہ پر روانہ ہوں گے، میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں کہ جس طرح یہاں آپ نے امن کا پیغام پہنچایا، وہاں پر بھی اس کا موقعہ ملے اور آپ کا پیغام دنیا بھر میں پھیل جائے۔ شکریہ۔

میریلن ایفریٹ کونسلر سٹی آف وان کا ایڈریس:

بعد ازاں میریلن ایفریٹ کونسلر سٹی آف وان (Vaughan) نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح سے یہ میری پہلی ملاقات ہے۔ میں بہت خوش ہوں اور اس پروگرام میں شامل ہونا میرے لئے باعث عزت ہے۔ میں ایک چھوٹا سا تحفہ پیش کرنا چاہتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ اس کو اپنے ساتھ یوکے لے جاسکیں گے۔ یہ ایک تختی ہے جس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سال کی تقریب کا نشان ہے اور اس میں ایک خاص چاندی کا سکہ پیوست ہے۔

چنانچہ موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم فرحان احمد کھوکھر صاحب نائب امیر کینیڈا نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجکر 45 منٹ پر انگریزی زبان میں اپنا خطاب فرمایا۔ جس کا اردو ترجمہ دیا جارہا ہے۔

خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اس موقع پر سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بڑی محبت کے ساتھ ہماری دعوت قبول کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ اسلام کا ایک فرقہ ہے جو بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی جو انہوں نے 1400 سال پہلے کی اس کے مطابق قائم ہوا۔ اس لحاظ سے احمدیت باقی فرقوں سے منفرد ہے کیونکہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسلمان تفریق کا شکار ہوجائیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص فرقہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیشگوئی میں ایک ایسے زمانہ کی خبر دی جب مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھلا دے گی اور ان کے اعمال دین سے مطابقت نہ رکھیں گے۔ مگر اس کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوش خبری بھی دی کہ اس روحانی تاریکی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ ایک شخص کو مسیح موعود اور امام مہدی (یعنی خدا سے ہدایت یافتہ) بنا کر بھیجے گا۔ وہ پوری دنیا کو اسلام کی صحیح اور پُرامن تعلیم سے منور کردے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور ہم احمدی مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے فرقہ کے بانی ہی وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہیں، جو بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اسلام کی حقیقی تعلیمات پر دائمی روشنی ڈالی اور دنیا کو بتایا کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس سب سے پہلے تو میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو کوئی جدّت پسند یا نیا اسلام سکھانے والا فرقہ نہ سمجھا جائے بلکہ ہم تو اسلام کی اُن حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔ ان عظیم تعلیمات کو دو فقروں میں سمویا جاسکتا ہے کہ اپنے خالقِ حقیقی سے پیار کرو اور اس کے حقوق ادا کرو اور دوسرا اس کی مخلوق سے پیار کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بالخصوص انسان کے ساتھ جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے سے پیار، محبت اور ہمدردی کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ ہم احمدی مسلمان امن پسند ہیں اور دوسرے مذاہب اور فرقوں کے ساتھ پُرامید اور پیار کے تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ اس وجہ سے نہیں کہ ہم اسلام سے منحرف ہوگئے اور اس کی تعلیمات کے اندر کسی بھی رنگ یا شکل میں جدت پیدا کردی ہے بلکہ یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم اسلام کی اصل تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی ہی اسلام کی بنیادی تعلیمات کا محور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب میں بتاتا ہوں کہ کس طرح قرآن کریم نے مسلمانوں کو ان دو بنیادی اصولوں کو پورا کرنے کے متعلق تعلیم دی ہے۔ قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ کی سب سے پہلی آیت ہی بیان کرتی ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے اس کے بعد دوسری آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا مالک ہے۔ پھر تیسری آیت میں دوبارہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ سو قرآن کریم کی ابتدائی آیات سے ہی روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ صرف مسلمان ہی اللہ تعالیٰ (جو کہ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے) سے فیض نہیں پاتے بلکہ وہ تو ربّ العالمین ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کا رب نہیں بلکہ وہ تو عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں اور ہر عقیدہ کے ماننے والوں کا ربّ ہے۔ وہ تو اُن لوگوں کا بھی رب ہے جو اس کے وجود سے انکاری ہیں۔ اس لئے قانونِ فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تو تمام بنی نوع انسان کی بقا کے لئے ذرائع مہیا فرمائے ہیں۔ یہ تمام مسلمانوں کے لئے ایک عمومی سبق ہے کہ وہ ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ صرف انہی کے لئے ہے، بلکہ وہ تو تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے بلکہ ہر قسم کی مخلوق کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ قرآن کریم میں سورۃ الانبیاء کی آیت 108 میں اللہ تعالیٰ نے بانی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں صرف مسلمانوں کے لئے پیار، محبت اور ہمدردی کا ذریعہ بنا کر نہیں بھیجا بلکہ تمام مذاہب اور عقیدوں کے ماننے والوں کیلئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی ابتدائی آیات یہ ثابت کرتی ہیں کہ کوئی شخص اور کوئی قوم خدا تعالیٰ کے اوپر اجارہ داری کا دعویٰ نہیں کرسکتی، کیونکہ وہ تمام انسانیت کا خدا ہے مزید یہ کہ وہ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کیلئے امن، محبت اور پیار کا سرچشمہ بنا کر بھیجا ہے، خواہ وہ کسی بھی ذات، عقیدہ اور رنگ سے تعلق رکھتے ہوں۔ جب یہ اسلام کے بنیادی عقائد ہوں گے تو حقیقی مسلمانوں کیلئے کیونکر ممکن ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ کسی قسم کا جبر، ناانصافی یا ظلم کریں؟ یقیناً ایک سچا مسلمان تو یہ تصور بھی نہیں کرسکتا کہ وہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچائے یا ان کے متعلق بری نیت رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہی وہ نیک تعلیمات ہیں جن کی بنا پر جماعت احمدیہ اپنا پیغام محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے۔ یہی وہ نیک تعلیمات ہیں جن کی وجہ سے احمدی مسلمان کسی سے عداوت اور نفرت نہیں رکھتے۔ یقیناً بانی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامِ امن کا بنیادی اصول ایک فقرہ میں بیان فرما دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ جتنے سادہ ہیں اتنے ہی شاندار بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں دوسروں کیلئے وہی پسند کرنا چاہیے جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیوں سے کیا چاہتے ہیں؟ کیا ہم سختیاں اور ملال چاہتے ہیں؟ کیا ہم ناانصافی چاہتے ہیں؟ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بے دردی اور سنگدلی کا سلوک کیا جائے؟ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم غربت کا شکار ہو جائیں اور روز رات کو بھوکے پیٹ سوئیں؟ کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے موذی بیماریوں میں مبتلا ہوجائیں، اور انہیں تعلیم مہیا نہ ہو اور خطرات سے دوچار رہیں؟ یقیناً کوئی بھی عام انسان ان میں سے کسی چیز کو نہیں چاہے گا۔ لہٰذا بطور مسلمان ہمیں چاہئے کہ ہم صرف اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی خوشحالی چاہیں۔ ہمیں اپنے دل انسانیت کے لئے کھولنے چاہئیں۔ ہمیں دوسروں کے دکھ اور درد کو اپنا دکھ اور درد سمجھنا چاہئے۔ یہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق ادا کرے، ان کے لئے نیک خواہشات رکھے، ان کا خیال رکھے اور بوقت ضرورت ان کی مدد کرے قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہب کیا ہے اور وہ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً بعض اوقات ایسے حالات آجاتے ہیں جو لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کا باعث بنتے ہیں۔ انسانی فطرت ہی ایسی ہے کہ ہر ایک کا ہر بات پر متفق ہوجانا ناممکن ہے۔ سو وقت بوقت اختلافات ظاہر ہوتے رہتے ہیں، لیکن ان اختلافات کو حل کرنے کی کنجی یہی ہے کہ دوسروں پر اپنے مفادات کو ترجیح دینے کی بجائے عدل اور انصاف سے کام لیا جائے۔ کسی بھی اختلاف کو ختم کرنے کے لئے انصاف ایک بنیادی تقاضہ ہے۔ اگر ایک شخص بااخلاق اور باانصاف نہیں تو جو بھی شکایت یا تکلیف ہے وہ مزید بڑھے گی اور امن کی بجائے نفرت اور حقارت میں اضافہ ہی ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سو قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انصاف پر قائم رہنے اور دوسروں سے بہترین سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن کریم نے سورۃ النساء کی آیت 136 میں انصاف کے نہایت اعلیٰ معیار کا تقاضا کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم تقاضا کرتا ہے کہ سچائی کی خاطر ایک مسلمان اپنے تمام تر ذاتی مفادات کو ترک کرنے والا ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنی تمام خواہشات اور رشتے داریوں کو ایک طرف رکھ کر کے خدا تعالیٰ کی خاطر گواہی دیں۔ اس آیت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ انصاف کو قائم کرنے کی خاطر اگر انسان کو اپنے نفس

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کے خلاف، اپنے ماں باپ کے خلاف یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو خوشی سے دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک انسان کی سب سے پہلی وفا ہمیشہ سچائی کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اسلئے اسے کبھی حقائق کو نہیں چھپانا چاہیے، اور نہ ہی جھوٹی گواہی دینی چاہیے۔ انسان کو کبھی اپنی ذاتی خواہشات کے پیچھے نہیں چلنا چاہئے کیونکہ اس سے تعصب اور دشمنی جنم لیتے ہیں اور وہ صحیح اور جائز بات سے دور ہوتا جاتا ہے۔ یہ سنہری اصول دنیا کے مسائل حل کرنے اور ہر قسم کی نفرت کو امن، برداشت اور باہمی عزت واحترام میں بدلنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر قرآن کریم کی سورۃ النحل آیت 91 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ نہ صرف سچ بولیں اور انصاف سے کام لیں بلکہ دوسروں پر احسان بھی کریں۔ اور یہ قرآن کریم کے احکامات کی کوئی آخری حد نہیں، کیونکہ جب ایک شخص کسی دوسرے پر احسان کرتا ہے تو اس بات کا احتمال رہتا ہے کہ وہ بھی بدلے میں کچھ چاہے گا، یا اس کو یاد کراتا رہے گا کہ اس نے اس پر احسان کیا ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کہتا ہے کہ انسان کو ایسے عطا کرنا چاہیے جیسے رشتہ داروں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ دوسروں کے ساتھ ایسے برتاؤ کرے جیسے وہ اپنے پیارے اور قریبی رشتہ داروں سے برتاؤ کرتا ہے۔ یعنی وہ دوسروں سے ہمدردی اور محبت کرنے والا ہو اور بغیر کسی بدلہ کے دوسروں کی خدمت کے لئے تیار رہے جیسے ماں بے لوث ہوکر اور بغیر کسی انعام یا بدلہ کے اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسلام تو مسلمانوں کے اندر بے غرضی اور نیکی کی روح پھونکتا ہے اور انہیں بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اپنے دل کشادہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر اس سنہری اصول پر عمل کیا جائے تو ہم اپنے گرد قائم نفرت کی دیواروں کو گرا سکتے ہیں۔ اس سے وہ رکاوٹیں ختم ہوسکتی ہیں جو بنی نوع انسان میں تفریق ڈالتی ہیں۔ یہ اصول معاشرے کے اندر انفرادی سطح سے لے کر عالمی سطح تک امن کے قیام کی کنجی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کی تاریخ میں پہلے بھی قوموں کے درمیان تنازعات اٹھے ہیں اور بڑے دکھ کی بات ہے کہ یہ آج بھی جاری ہیں۔ ان معاملات کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اعلیٰ ظرفی اور برداشت کا ایک دائمی اصول بیان فرمادیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے کہ دشمنی اور نفرت بھی ناانصافی اور انتقام کی آگ میں بدلنی نہیں چاہئے۔ بلکہ انصاف ہی وہ بابرکت راستہ ہے جو تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف لے جاتا ہے۔

قرآن کریم سورۃ انفال کی آیت 62 میں فرماتا ہے کہ مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مسلسل امن کے قیام کیلئے کوششیں کرتا رہے اور اس کیلئے ہاتھ سے کوئی موقع جانے نہ دے۔ اس آیت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ کسی جنگ یا لڑائی کے بعد اگر مخالف فریق صلح کی طرف طرح ڈالتا ہے تو آپ کو ضرور اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس سے اگلی آیت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ اگر آپ کو یہ گمان گزرے کہ دوسرے فریق کی نیت میں فتور ہے اور وہ دھوکہ دینے کی کوشش میں ہے تو اس کے باوجود بھی خدا پر توکل کرتے ہوئے آپ کو امن کے قیام کی کوشش میں سرگرداں رہنا چاہئے۔ پس جب بھی اور جہاں بھی قیامِ امن کی ہلکی سی کرن نظر آئے یا ذرّہ بھر بھی امید پیدا ہو تو مسلمانوں کو تاکیدی حکم ہے کہ وہ بلا کسی خوف پورے عزم کے ساتھ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور امن کے اس راستہ سے ہٹنے کیلئے کسی قسم کے بہانے یا وجوہات نہ ڈھونڈتے پھریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اسلامی تعلیمات ہیں اور یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک عمل ہے۔ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ قیامِ امن کے حوالہ سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک منفرد حیثیت رکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی انسان عدل و انصاف کے آئینہ سے اسلام کے ابتدائی زمانہ پر نظر ڈالے تو وہ جان لے گا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں لڑی جانے والی جنگیں دفاعی طرز کی جنگیں تھیں اور ان کی ابتدا کبھی بھی مسلمانوں نے نہ کی گو کہ دشمن ان پر بہیمانہ مظالم ڈھاتا تھا اور وہ ظلم کی چکی میں پستے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ امن اور صلح جُوئی کے لئے راضی رہتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ و جدل کے خاتمہ کے لئے قرآن کریم سورۃ محمد کی آیت 5 میں ایک اور سنہری اصول بیان فرماتا ہے۔ قرآن کریم تاکید کرتا ہے کہ جنگ کے اختتام پر فاتح فریق کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ رحم دلی کا ثبوت دیتے ہوئے تمام قیدیوں کو آزاد کر ڈالے۔ ان غلاموں کو یا تو احسان کے طور پر یا مناسب فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے۔ مگر آج ہم سب شاہد ہیں کہ قیدیوں کو سال ہا سال کس طرح بہیمانہ حالات میں رکھا جاتا ہے اور ان میں انصاف یا آزادی شاید ہی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے بالمقابل جنگ بدر کے بعد جو کہ ایک عظیم الشان جنگ تھی جس میں مکہ کے غیر مسلم ہمیشہ کے لئے اسلام کو نیست و نابود کر دینا چاہتے تھے، اس جنگ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت رحم دلی سے کام لیا۔ بدلہ لینے کی بجائے جو سزا آپ نے تجویز کی وہ آنے والے وقتوں کے لئے اپنی ذات میں دو مخالف فریقوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کی نہایت اعلیٰ مثال تھی۔ جنگی قیدیوں پر تشدد کرنے یا ان سے بدلہ لینے کی بجائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قیدی پڑھنا یا لکھنا جانتے ہیں وہ اَن پڑھ مسلمانوں کو پڑھائیں۔ اس طرح ان کا تعلیم فراہم کرنا ان کی قید سے رہائی کا باعث بن گیا۔ اس طرح کی مثالوں کا ملنا محال ہے کہ کس طرح جنگ اور بدامنی کے حالات کا بھی نیک نتیجہ سامنے آیا۔ جن لوگوں کا مسلمانوں کے ساتھ جابرانہ سلوک تھا ان سے رحم دلی کا سلوک کیا گیا اور ان سے استاد کے طور پر کام لیا گیا۔ اس مثال سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے دو پہلو نہایت واضح طور پر نمایاں ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اُن لوگوں سے بدلہ لیا اور نہ ہی کوئی بدسلوکی کی جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر مظالم ڈھائے تھے۔ دوسرا آپ نے ثابت کیا کہ آپ کے نزدیک تعلیم و تربیت کی کس قدر اہمیت ہے۔ آپ کی خواہش تھی کہ لوگ زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کریں اور اس کا راز تعلیم کے حصول میں مضمر تھا۔ کوئی دنیاوی بندہ اس طرز سے نہیں سوچتا۔ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حکمت اور شان میں منفرد نظر آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج چند خاص مسلمانوں کے بعض قابل نفرت افعال کی وجہ سے دنیا میں اسلام کو ایک پُرتشدد اور برداشت سے عاری مذہب سمجھا جارہا ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس کی تعلیمات آزادی ضمیر اور آزادی مذہب جیسے اصولوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اسلام واضح طور پر یہ تعلیم دیتا ہے کہ مذہب میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں اور مذہب تو دل کا معاملہ ہے۔ یہ درست ہے کہ ابتدائی مسلمانوں نے بعض جنگیں لڑیں لیکن یہ جنگیں نہ تو کبھی ملکوں اور حدوں پر قبضہ کرنے کے لئے لڑی گئیں اور نہ ہی غیر مسلموں کو مجبوراً اسلام قبول کروانے کیلئے بلکہ ان کا اصل مقصد مذہبی آزادی کو ہمیشہ کے لئے ایک عالمی اصول کے طور پر قائم کرنا تھا۔ قرآن کی تعلیمات اس بارے میں نہایت واضح ہیں۔ مسلمانوں کو اس طرح کی دفاعی جنگ کی اجازت سورۃ حج کی آیت 41 میں دی گئی ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اجازت اس لئے دی گئی کہ مسلمانوں پر اُن لوگوں کی طرف سے حملے کئے جارہے تھے جو نہ صرف اسلام بلکہ مذہب کا بھی خاتمہ چاہتے تھے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر مسلمانوں کو لڑنے کی اجازت نہ دی جاتی تو نہ کوئی کلیسا، نہ کوئی گرجا، نہ کوئی مسجد اور نہ ہی کوئی دوسری عبادتگاہ محفوظ رہتی۔ چنانچہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جنگوں میں حصہ لیا تو اس کا مقصد لوگوں کی عبادت کے حق کا دفاع کرنا تھا تاکہ وہ جیسے چاہیں عبادت کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج ہم ایسے دَور سے گزر رہے ہیں جہاں اسلام پر اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام دوسروں کے حقوق تلف کرتا ہے جبکہ حقیقت مکمل طور پر اس کے برعکس ہے۔ اسلام وہ مذہب ہے جس کی تعلیمات نے تمام لوگوں اور تمام مذاہب کے حقوق کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اسلام یہودیوں اور عیسائیوں کا محافظ ہے۔ یہ ہندوؤں اور سکھوں کا محافظ ہے۔ اور یہ دیگر تمام مذاہب اور عقائد کا محافظ ہے۔ اسلام کے یہ انوکھے اور اعلیٰ معیار ہیں جن کے قیام کے لئے پہلے مسلمانوں نے اپنی جانیں دے دیں تا مذہب کی حفاظت کی جاسکے اور آزادی مذہب کی ضمانت دی جاسکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح سورۃ طٰہٰ آیت 132 میں ایک اور اسلامی حکم مذکور ہے جس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم کے مال پر لالچ کی نظر نہ ڈالے اور اس مال کی حرص نہ کرے جو ان کا نہیں ہے۔ تاہم آج کے دور میں ہر ایک حاسدانہ خواہش کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے مال و متاع پر قابض ہوجائے اور ان کے مال و دولت سے ناجائز فائدہ اٹھائے۔ اور آجکل ہونے والی جنگوں کی یہی بنیادی وجہ ہے۔ یقیناً اس خود پسندی اور لالچ نے انسانی اقدار کو نابود کر ڈالا ہے اور عالمی امن کو بار بار متاثر کیا ہے۔ مثلاً بعض حکومتیں بعض ممالک میں انسانی حقوق کی پامالی کو اس لئے مکمل طور پر نظر انداز کر دیتی ہیں کہ انکی نظر اس ملک کے تیل یا معدنی ذخائر پر ہوتی ہے۔ مگر عوام نہ تو اندھی ہے، نہ گونگی اور نہ ہی بہری۔ وہ جانتے ہیں کہ ان پالیسیوں کی بنیاد عدل پر نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس فطرتی طور پر اس کا نتیجہ غصہ اور بے چینی کی صورت میں نکلتا ہے۔ ان کی یہ نفرت اپنے ملک کے رہنماؤں تک محدود نہیں رہتی بلکہ اسکا اثر اُن عالمی طاقتوں پر بھی پڑتا ہے جو دولت کی خواہش اور حرص کی وجہ سے صرف اپنا فائدہ ہی سوچتی ہیں اور دوسروں کی بھلائی کی کوئی پرواہ نہیں کرتیں۔ اس لئے حکومتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے امور میں انصاف سے کام لیں اور ذاتی مفادات سے باہر نکل کر دنیا کا فائدہ دیکھیں۔ اگر اسلام کی تعلیمات کو حقیقی رنگ میں اپنایا جائے تو فساد اور بدامنی کو ہمیشہ کیلئے روکا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مگر آج عمومی طور پر مسلمان اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے ملک ہاتھوں سے نکل رہے ہیں۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ گو مسلمانوں کو براہِ راست ایسی تعلیم دی گئی ہے جو کہ مختلف قوموں اور حکومتوں کے درمیان امن کی ضامن ہے، پھر بھی یہ مسلمان ہی ہیں جو دوسروں سے بڑھ کر خود اپنی اقدار کے ساتھ غداری کررہے ہیں۔ اسلام تو صرف عدل، انصاف، رحم دلی اور سخاوت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ مسلمان دنیا میں صرف لالچ اور نفرت ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آج ہمیں جو دنیا میں غیر یقینی اور فساد کی حالت نظر آرہی ہے اسکے ذمہ دار صرف مسلمان ہی ہیں۔ دنیا کی بڑی طاقتیں بھی غیر منصفانہ پالیسیاں اختیار کرنے کی وجہ سے قصوروار ہیں جو کہ آگ پر تیل کا کام کررہی ہیں جسکے نتیجہ میں عدم استحکام میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ یہ بڑی طاقتیں قیامِ امن کیلئے کوششیں کرنے کی بجائے ذاتی مفادات کو ترجیح دے رہی ہیں بلکہ ان فسادات سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ جیسا کہ بعض بڑی طاقتیں مسلمان حکومتوں کو ہتھیار فروخت کررہی ہیں اور بعض باغیوں کو ہتھیار مہیا کررہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ مغرب میں بننے والے ہتھیار دہشتگرد تنظیموں کے ہاتھ لگ چکے ہیں اور اس طرح ان فتنوں کو بیرونی طور پر بھڑکایا جارہا ہے۔ جو میں کہہ رہا ہوں یہ کچھ نیا نہیں بلکہ

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
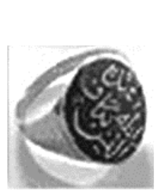
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

لوگوں میں پہلے سے مشہور باتیں ہیں۔
مزید فکر کی بات یہ ہے کہ بڑی طاقتوں میں ایک دوسرے کے خلاف گروہ بندی ہو رہی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کی نسبت ان بڑی طاقتوں کا اثر کہیں زیادہ ہے اس لئے بڑی طاقتوں میں گروہ بندی دنیا کے مستقبل کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ ہمیں ایسے امور کو فوری حل کرنا چاہئے ورنہ ہم دیوانہ وار ایک تباہ کن اور قیامت خیز جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ اس جنگ کے نتیجہ کے بارہ میں سوچنا بھی محال ہے۔ اس جنگ کے نتیجہ میں آنے والی آفت اور تباہی آنے والی کئی نسلوں تک جاری رہے گی۔ اس لئے ہم امید رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ انسانیت کو عقل اور فہم و فراست عطاء فرمائے۔
آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا کرے کہ ہر مذہب اور ہر قوم دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والی ہو اور ہر قسم کی ناانصافی پر انصاف غالب آجائے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ تمام لوگ اپنے خالق حقیقی کو پہچانیں اور انہیں اس حقیقت کا احساس ہو جائے کہ خدا ہی ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور وہ نہایت رحیم و کریم ہے اور وہ ہر مذہب اور عقیدہ کے تمام لوگوں کے لئے چاہتا ہے کہ وہ اس دنیا میں متحد ہو کر رہیں اور تمام بنی نوع انسان اس کے فضل، رحم اور پیار کی بدولت ہم آہنگی اور امن کے ساتھ یکجا ہو جائے۔ خدا کرے کہ یہ روح دنیا میں پیدا ہو جائیں۔ خدا کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حقیقی امن دیکھنے والے ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر اٹھارہ منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا مہمانوں نے کافی دیر تک تالیاں بجاتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔
بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اسکے بعد ڈنر کا پروگرام ہوا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔
ڈنر کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے آتے رہے، ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور نے ہر ایک کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ تک جاری رہا۔
اس کے بعد قریباً ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

حضور انور کے آج کے خطاب نے مہمانوں کے دلوں پر گہرا اثر کیا۔ اس حوالہ سے بہت سے مہمانوں نے اپنے خیالات اور دلی جذبات کا اظہار کیا۔
☆ پادری چارلز اولانگو (Uganda Martyrs United Church of Canada) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جہاں تک میں نے دیکھا ہے خلیفۃ المسیح اسلام کے سب سے بہترین رہنما ہیں۔ اور جس طریقہ سے اور جن باتوں کا حضور نے ذکر کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے عین مطابق ہے اور باقی مسلمان راہنماؤں کو بھی اسی طریق پر پیغام پہنچانا چاہئے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کی بھی حفاظت کریں اور یہ اسلامی تعلیم میں نے پہلی بار سنی ہے۔ اور میں حضور کی تقریر سے نہایت متاثر ہوا ہوں اور حضور کی خواہش تھی کہ تمام ادیان اور مذاہب کے راہنما مل بیٹھ کر بات چیت کر سکیں۔
☆ ایلس مالٹن انٹاریو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفۃ المسیح کے دورہ کو خاص اشتیاق سے دیکھ رہی ہوں، کچھ ماہ پہلے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر اور پھر جلسہ سالانہ کینیڈا پر اور حضور کے پارلیمنٹ کے دورہ پر جب وزیر اعظم سے بھی ملاقات ہوئی میری دلی تمنا تھی کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو سکے اور آج ملاقات ہوگئی۔ حضور کا پیغام نہایت پرزور تھا اور آپ دنیا میں ایک ایسے شخص ہیں جو امن اور سلامتی اور محبت سب کے لئے چاہتے ہیں۔ میں اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔
☆ ہائڈی مینوٹی ریٹائرڈ ٹیچر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے بعد میں جذبات سے لبریز ہوں۔ میں حضور کے امن پسند پیغام سے بہت متأثر ہوں اور حضور ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں اگر ہم ان کا پیغام سنیں اور عمل کریں۔
☆ گریگ کینیڈی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں آج اپنی بہن کے ساتھ آیا ہوں کیونکہ اس نے ماضی قریب میں ہی اسلام قبول کیا ہے اور ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ کی کیا تعلیمات ہیں۔ اور حضور کا پیغام سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ میری بہن اتنی محبت کرنے والے اور ساتھ دینے والے اور لوگوں کی خدمت کرنے والے لوگوں میں شامل ہوئی ہے۔ جو باتیں میں نے آج سیکھی ہیں میں ان سے بہت خوش ہوں۔
☆ سوزن فینیل سابق میئر آف بریمپٹن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جماعت احمدیہ کو گزشتہ 30 سال سے جانتی ہوں اور کئی پروگرام جن میں خلیفۃ المسیح نے شمولیت اختیار کی تھی۔ مَیں بھی ان میں شامل ہو چکی ہوں۔ اور یہ میرے لئے باعث اعزاز ہے کہ مجھے آج کے پروگرام میں بھی مدعو کیا گیا۔ حضور کا پیغام ہمیشہ ہی امن کا گہوارہ ہوتا ہے اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا اعلان کر رہا ہوتا ہے۔ اور میں لوگوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں، خاص طور پر ان لوگوں کو جو اللہ کا پیغام نہیں سمجھتے کہ یہ ایک امن کا پیغام ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں کہ لوگوں کو یا جانوروں کو یا کسی جاندار چیز کو نقصان پہنچایا جائے۔ یہ ہے خدا کا پیغام ہم سب کے لئے۔
☆ ریورنڈ روبرٹ لائیل (Minister of St. Andrews Presbyterian Church) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں آج کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور اس کی وجہ حضور کا پیغام تھا جس میں امن، محبت اور امید کا پیغام تھا اور یہ ایسا پیغام ہے جس کا رنگ، نسل، شرق و غرب، کسی خاص وقت یا جگہ سے تعلق نہیں بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کیلئے تھا اور اس خطاب کی اہمیت یہ بھی ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط معلومات اور افواہیں اور خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے لیکن آج کے پیغام میں یہ بات واضح تھی کہ ہمارے درمیان مشترک چیزیں زیادہ ہیں اور اختلاف کی باتیں کم ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جسے لوگوں کو سننے کی ضرورت ہے۔
☆ ڈاکٹر ای اِیان برک پی سی پارٹی اونٹاریوی پریزنٹیٹو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں حضور کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ میں نے حضور کے خطاب کو نہایت متأثر کن پایا۔ آپ کا پیغام محبت اور عدل و انصاف کا پیغام تھا۔ میری خواہش ہے کہ حضور کا یہ پیغام اور پھیلے۔
☆ الما (Alma) جو ٹورانٹو میں ٹیچر ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں یہ نہایت خوش کن بات ہے کہ حضور دنیا بھر کے لئے امن کا پیغام پیش کر رہے ہیں اور پیغام کو صرف مسلمانوں تک محدود نہیں کیا بلکہ تمام رنگ و نسل کے لوگوں کے لئے آپ کا پیغام تھا اور آپ کا پیغام نہایت اہمیت کا حامل ہے اگر ہم دنیا کے حالات کا جائزہ لیں۔ اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ یہ واضح پیغام تھا اور سب کو یہ سننا چاہئے۔
☆ ماسمو جنوبال۔ نائب پرنسپل کیتھولک اسکول نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب بھی مجھے اس طرح کے پرزور خطاب سننے کا موقع ملتا ہے تو میں ضرور شامل ہوتی ہوں۔ اور خلیفۃ المسیح کے خطاب میں بہت سی ایسی باتیں تھیں جنہیں میں ذاتی طور پر بھی مانتی ہوں۔ اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔
☆ محمد الحلواجی۔ صدر نائل ایسوسی ایشن آف انٹاریو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کا پیغام نہایت واضح تھا کہ ہم سب کو محبت کے ساتھ رہنا چاہئے اور ہمیں کسی سے نفرت کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم ایک دوسرے سے نفرت کرتے رہیں گے تو امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب میں نے حضور کا خطاب پارلیمنٹ میں سنا تو مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی مسلمان راہنما اس طرح خطاب کر سکتا ہے۔ حضور میں خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی اور نہایت نڈر طریق پر آپ نے تقریر کی اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہی اسلام کا صحیح اور سچا پیغام ہے۔ اور آپ نے کہا کہ یہ جو جنگیں ہو رہی ہیں ان کے پیچھے کچھ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ آج کے خطاب میں حضور نے محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں کے حوالہ سے بات کی کہ یہ سب کا لائحہ عمل ہونا چاہئے اور یہی سچ ہے۔ میں 1980ء سے احمدی مسلمان ہوں اور گزشتہ 10-15 سالوں میں جماعت سے دور ہو گیا ہوں لیکن اب مجھے خیال آتا ہے کہ مجھے علماء کے ساتھ تعلق رکھنا چاہئے۔
☆ سانٹا الوئی۔ یوگینڈا مدر چرچ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا آج کا پیغام عفو و درگزر اور قیام امن کے بارہ میں تھا۔ خاص طور پر یہ کہ سب مذاہب ایک خدا کو مانتے ہیں لیکن مختلف ناموں سے اسے یاد کرتے ہیں۔ اور حضور نے خاص طور پر مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ تمہیں قیام امن کے لئے زیادہ کوشش کرنی ہے یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔
☆ سرندر سدھو (Surrinder Sidhu) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک زبردست موقع تھا حضور کے خطاب کی وجہ سے جس میں آپ نے امن، محبت اور تمام دنیا کی بہتری کے بارہ میں باتیں بیان کیں۔
☆ فیڈل نام کے ایک طالبعلم نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: تمام پروگرام، حضور کا خطاب نہایت عمدہ تھا اور میرے دل میں اتر گیا۔ اور حضور سے ملاقات کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ یہ میری زندگی کا نہایت اہم تجربہ تھا۔
☆ شیعہ مسلمان طالبعلم فرشتہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا اسلام اور امن کے بارہ میں خطاب عین میری سوچ کے مطابق تھا۔ اور حضور کے چہرہ پر جو نور عیاں تھا بہت خوبصورت تھا۔
☆ گیرتھ کالوے اور ڈینا کالوے نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: نہایت مؤثر پیغام تھا۔ اور نہایت خوشکن تبدیلی تھی اس سے جو ہم روز دنیا میں دیکھتے ہیں۔
☆ باراکاتھ (Barakath) نے اپنے خیالات

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔
(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277

Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کا خطاب نہایت موثر اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے تھا۔ میری خواہش ہے کہ یہ پیغام دنیا کے تمام لوگوں تک پہنچ سکے۔

☆لوسی کرانول۔ پبلک ریلیشن گائینیز اور کاریبین کمیونٹی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی تقریر سے میں نے بہت سی ایسی باتیں سیکھی ہیں جن کا مجھے پہلے علم نہ تھا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے خطاب فرمایا بلکہ اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ ہم کیسے ایک دوسرے سے محبت کر سکتے ہیں۔ اور کس طرح تمام انسانیت ایک ہے۔ ان کی ایک بات کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کہ بحیثیت انسان ہم کسی نہ کسی بات پر اختلاف کر سکتے ہیں لیکن ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم اس کا حل کیسے نکال سکتے ہیں۔ ہمیں پہلے اپنی بات سمجھنے کی ضرورت ہے پھر ہم عدل و انصاف کے ساتھ مسائل حل کر سکتے ہیں۔ ایک اور بات جس نے مجھے ششدر کر دیا وہ یہ ہے کہ اگر ہم اپنے اختلافات دور نہ کریں اور مل کر رہنا نہیں سیکھ سکے تو پھر اس کے نتیجہ میں آنے والی نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی۔ ہمیں خدا نے بتایا ہے کہ ہمیں باوجود اپنے اختلافات کے مل کر رہنا چاہئے۔

☆میگن طالبعلم یارک یونیورسٹی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا مجھے آج یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور یہ دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کس طرح مختلف طبقات کے لوگوں کو قریب لا رہی ہے اور میرے خیال میں اسی چیز کی دنیا کو ضرورت ہے۔

☆ابوبکر یوسف ممبر زیتا کمیونٹی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جو میں نے سنا اور دیکھا اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ حضور نے اپنے خطاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی مثالیں پیش کیں اور ہمیں توجہ دلائی کہ ہمیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے یہ بھی ثابت کیا کہ انہوں نے جبراً کبھی بھی کسی کو اسلام میں داخل نہیں کیا۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح تمام انسانیت کی خدمت کی۔ حضور نے قرآن کریم کے حوالہ سے بھی اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالی جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ اور کس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائی، یہودی، ہندو یا کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو ان کے حقوق دیئے اور توجہ دلائی کہ بحیثیت انسان ہم سب ایک ہیں۔ حضور نے اپنی تقریر میں دکھی انسانیت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ حضور بیان کر رہے تھے کہ ہمیں جبر، ظلم و تشدد اور خود غرضی کو چھوڑ کر مل کر رہنا ہوگا اور یہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

☆گنیش آئی ٹی پروفیشنل نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے خلیفہ سے مل کر خوشی ہوئی اور اس طرح کے پروگرام میں شامل ہو کر خوشی محسوس کرتا ہوں۔

☆ایک طالب علم مقصود طالب علم نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کاش کہ ہم سب ایسا ہی سوچتے جیسا کہ حضور نے بیان کیا۔ میں حضور کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں یہ پیغام اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کروں گا۔

☆ایک مہمان کرشہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا یہاں آنا میرے لئے باعث عزت اور فخر ہے اور یہ تقریر جس کا موضوع امن تھا بہت اچھی تھی۔ ہم ٹیلیویژن پر بہت سی تقاریر سنتے ہیں جس میں جنگ وجدل اور نفرت پھیلائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ محبت اور امن پسند باتیں سن کر خوشی ہوئی۔

☆ایک مہمان شانٹیل نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی اور آپ لوگوں کا مجھے مدعو کرنا میرے لئے باعث فخر ہے۔ اور تقریر میں ان باتوں کا ذکر تھا کہ ہم کیسے مل کر رہ سکتے ہیں اور میں امید کرتی ہوں کہ اور لوگ بھی اس پیغام کو سن سکیں گے۔

☆انیتا ثمرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک نایاب موقع تھا خلیفہ کی تقریر سننے کا اور اسلامی کمیونٹی کو دیکھنے کا۔ میرے لئے نہایت خوشی کا باعث ہے اور مجھے حضور کے آٹوگراف لینے کا موقع بھی ملا۔

☆ہیوکورٹنی، ڈیزائنر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا خطاب نہایت پُرتاثیر تھا۔ میں بہت خوش اور متاثر ہوں۔ خلیفہ میں ایک رعب ہے اور جب میں آپ کے قریب پہنچی تو ایک لرزہ سا مجھ پہ طاری تھا اس لئے یقینا آپ میں کوئی قوّت (قدسی) ہے۔ حضور ایک عاجز انسان ہیں اور یہ عاجزی انسان محسوس کر سکتا ہے۔

☆فرانسس عطاو، ممبر آف یوگینڈا میٹرز چرچ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہم کس طرح اس قول یعنی ''محبت سب کے لئے'' کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہیں۔ اور آپ نے خود اپنے عمل سے دکھایا کہ کس طرح ہم اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ آپ نے اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی جس سے واضح ہو گیا کہ جو باتیں میڈیا میں اسلام پر کی جاتی ہیں وہ جھوٹ ہیں اور جو باتیں خلیفہ نے بیان کیں وہ سچ ہیں اور یہ کہ حقیقی مسلمان دوسروں کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔

☆جیک گرین برگ اونٹاریو پی سی یوتھ ایسوسی ایشن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی تقریر جذبات سے بھری تھی جس سے میری بہت حوصلہ افزائی ہوئی اور آپ نے اپنے خطاب میں دنیا میں قیام امن کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ میرے خیال میں خلیفہ نہ صرف احمدیوں کے لئے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ایک زبردست آواز ہیں۔ خلیفہ نے یہ جو بات فرمائی اس کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کہ ہم ایک اور جنگ عظیم برداشت نہیں کر سکتے۔ اور یہ کہ تمام قوموں کو مل کر کام کرنا ہے اور اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

☆پیارا سنگھ کادووال مصنف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جو الفاظ حضور نے بیان فرمائے قیام امن کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ اگر ہم ان آدھی نصائح پر بھی عمل کر سکیں تو ہماری انفرادی اور معاشرتی زندگیوں میں امن قائم ہو جائے گا جو جنگیں ہو رہی ہیں وہ ختم ہو جائیں گی۔ میں آج کی تقریر سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔

☆پیٹرز ورانٹس ریل اسٹیٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اظہار تشکر کرنا چاہ رہا تھا، حضور نے مجھے اس کا موقع عنایت فرمایا۔ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔

☆ایک مہمان ہرجوت نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے اچھا لگا۔ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' بہت اچھا تھا۔

پریس اور میڈیا کوریج

☆اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس نیشنل پیس سمپوزیم کی پریس اور میڈیا میں کوریج ہوئی۔

☆اخبار "Global News" میں کوریج ہوئی جس کی روزانہ پڑھنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ ہے۔

☆اس کے علاوہ پیس سمپوزیم کے پروگرام میں چار مختلف زبانوں کے میڈیا والے لوگ حاضر تھے جن میں آٹھ اردو، چھ پنجابی ایک عربی اور ایک بنگالی تھے۔ ان سب کا تعلق بعض TV چینل، ریڈیو چینل اور مختلف اخبارات سے تھا۔

☆سوشل میڈیا Twitter اور Instyagram کے ذریعہ تین لاکھ 92 ہزار افراد تک پیس سمپوزیم کے بارہ میں خبر پہنچی۔

......☆......☆......☆......

دعائے مغفرت

خاکسار کے سُسر محترم مرزا حسن احمد بیگ صاحب ولد محترم مرزا محمد بیگ صاحب آف حمایت نگر حیدرآباد بعارضہ دل مختصر علالت کے بعد مورخہ 19 ردسمبر 2016 بروز سوموار بعمر 76 سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نماز جنازہ محترم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے 19 ردسمبر 2016 کو مسجد سعید آباد میں بعد نماز عصر پڑھائی، بعدہ احمدیہ قبرستان حمایت ساگر روڈ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور بچوں کو بھی سناتے۔ مرحوم سادہ، خوش مزاج، مہمان نواز، صابر وشاکر اور خوددار انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ آپ کے حلقہ احباب میں شیعہ، سنی، اہل حدیث، بوہرے اور سندھی مکتب فکر کے لوگ بھی تھے جنہیں آپ احمدیت کا پیغام پہنچاتے تھے۔ عزیزوں، رشتہ داروں اور غیر مسلموں سے حسن سلوک اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ کی اہلیہ گزشتہ کئی سالوں سے شدید بیمار ہیں۔ آپ ان کی خدمت میں مصروف تھے کہ اچانک آپ کی وفات ہوگئی۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں، ایک بیٹا اور اہلیہ یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(کرشن احمد، کارکن نظارت دیوان قادیان)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ نمبر 1

سماج اسے سینچ سینچ کر یہاں تک لایا ہے۔آپ نے کہا کہ یہ نعرہ سب کیلئے ہے کہ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘

(5) کمل پریت جسی صاحب (قادیان حلقہ سے AAP پارٹی کے امیدوار) جماعت کو جلسے کی مبارک باد دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس طرح کے جلسوں سے آپس میں پیار بڑھتا ہے۔

(6) ماسٹر گرو کرما تا پکی صاحب (بدھسٹ کمیونٹی نیپال کے سربراہ) آپ نے فرمایا کہ مَیں حضور انور کو دل سے سلام کرتا ہوں۔آپ پوری دنیا کو امن کی تعلیم دے رہے ہیں ۔آپ کی رہنمائی سے تمام مذاہب کے درمیان پیار پیدا ہو رہا ہے۔ بھارت ایک ایسا ملک ہے جہاں بہت سی عظیم ہستیاں پیدا ہوئیں جن کی وجہ سے یہاں امن قائم ہے۔ یہ دن بہت مبارک اور امن کے دن ہیں۔آپ نے دلی خواہش کا اظہار کیا کہ حضور انور کو امن کا نوبل انعام ملنا چاہئے۔

(7) سنت بابا سنتو کھ سنگھ صاحب (ہیڈ کار سیوا سنستھا پنجاب) جلسہ کی مبارک باد دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ بڑی خوشی کا دن ہے ۔اس جلسہ پیشوایان مذاہب سے ہمارا بہت پرانا تعلق ہے۔ گورُو گوبند سنگھ جی کی لڑائی مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ ظلم کے خلاف تھی۔ بہت سے مسلمانوں نے آپ کا ساتھ دیا۔ ہمارا اپنے مسلمان بھائیوں سے بہت پُرانا تعلق ہے۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ پیار اسی طرح بنا رہے۔ حضرت مرزا مسرور جی اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔

(8) ماسٹر موہن لال صاحب (سابقہ منسٹر حکومت پنجاب) آپ نے نئے سال کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ میری دعا ہے کہ دنیا میں ہر جگہ آپ خوش رہیں۔اگر اس دنیا کو تباہ ہونے سے بچانا ہے تو نیچرل رِسورسز کو بچانا ہوگا۔ ہم اس زمین کو رہنے کی جگہ بنائیں اور زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔اللہ کی نعمتوں کی قدر کریں۔ہم جان بوجھ کر اس زمین میں زہر گھول رہے ہیں۔آج ہم یہاں سے یہ عہد کر کے جائیں کہ ہم زمین کو بچانے کی کوشش کریں گے۔اللہ آپ پر رحم کرے۔

(9) جناب یادوندر سنگھ بُٹّر صاحب (لیڈر مائنارٹی مورچہ بی جے پی) آپ نے تمام مذہبی اور سیاسی لیڈروں کو سلام عرض کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد سردار سویلا سنگھ بُٹّر صاحب کا جماعت سے پُرانا تعلق رہا ہے۔ میں اُس رشتے کو نبھانے کیلئے اپنی پوری فیملی کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔میں اپنے بچوں کو یہ بتانے کیلئے یہاں لایا ہوں کہ ان کے آباء واجداد کا تعلق کن لوگوں کے ساتھ تھا۔ جماعت احمدیہ کا خزانہ ہمارے بزرگ حویلہ سنگھ جی کے پاس امانتاً محفوظ رہا۔میری شدید خواہش ہے کہ حضور انور کو نوبل انعام دیا جائے۔

(10) جناب فتح جنگ سنگھ باجوہ صاحب (جنرل سیکرٹری کانگریس پارٹی ،پنجاب) انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے لندن میں ایک جلسہ کے موقع پر ملا تھا۔جلسہ کیا تھا ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی سمندر ہو۔احمدیوں کا ایک شہر بسا ہوا تھا۔حضور کے قدموں میں بیٹھ کر میں نے وہ جلسہ دیکھا۔ ہمارا اس جماعت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے ۔ ہمارا جماعت کے ساتھ سیاسی نہیں بلکہ دل کا رشتہ ہے۔جب میں نویں جماعت میں تھا اس وقت سر ظفر اللہ خان صاحب قادیان آئے تھے۔سر ظفر اللہ خان صاحب نے مجھ سے کہا تھا کہ بیٹا آپ کو پتا ہے کہ ظفر اور فتح کا ایک ہی مطلب ہے یعنی جیت۔انہوں نے مجھے اپنا دوست بنایا اور میری ان سے خط و کتابت ہوتی رہی۔آج اس مقام پر میں اُن کی دُعا سے ہی پہنچا ہوں۔

(11) سردار سیوا سنگھ سیکھواں (اکالی لیڈر و ممبر شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی) آپ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہر سال جماعت احمدیہ جلسہ منعقد کرتی ہے اس بار بھی بڑی عقیدت سے اچھے انتظامات کے ساتھ یہ جلسہ منایا جا رہا ہے۔صرف اسی ایک دن ہی جماعت جلسہ پیشوایان نہیں مناتی بلکہ سارا سال ہی مناتی رہتی ہے۔میرا جماعت سے ویسا ہی تعلق ہے جیسا ہرمندر صاحب سے ۔ ہرمندر صاحب کی بنیاد ایک مسلمان فقیر میاں میر جی نے رکھی تھی۔ مذہب سب کو جوڑتا ہے۔ جماعت احمدیہ پوری دنیا میں قیام امن کے لیے کوششیں کر رہی ہے کہ کس طرح دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچایا جائے۔آپ نے انڈونیشیا سے ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ احمدیوں کے قادیان آنے پر خوشی کا اظہار کیا۔

(12) جناب ہروندر سنگھ ٹاہلی والے : آپ نے جلسہ کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آج اگر ساری دنیا میں اس طرح کے جلسے ہوتے رہیں تو دنیا میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔میں نے دیگر تمام مذاہب کے گرنتھوں کا مطالعہ کیا ہے کوئی بھی نفرت کی بات نہیں کرتا،سب محبت کی بات کرتے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ 122 سال قبل جو جلسہ مرزا صاحب نے شروع کیا مجھے اس میں شامل ہونے کا موقع ملا۔اگر امن قائم کرنا ہے تو ہم سب کو ایک ہونا پڑے گا۔

اس موقع پر سردار بھوپیندر سنگھ ہالینڈ اور سنت بابا دلیر سنگھ صاحب کپورتھلہ کو بھی جماعت کی طرف سے اعزاز دیا گیا۔جس کے بعد صدر جلسہ کی اجازت سے جلسہ برخاست ہوا۔

مورخہ 28 ردسمبر 2016ء (بدھ)

تیسرا دن ۔ پہلا سیشن

جلسہ کے تیسرے روز کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند قادیان منعقد ہوا ۔مکرم حافظ نقیب الامین صاحب معلم نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی نے سورۃ النحل آیات 90 تا 92 کی تلاوت کی اور ترجمہ بھی پڑھ کر سُنایا۔مکرم رضوان احمد ناصر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظم ؎

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ’سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جذبہ فدائیت) مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے کی جس میں آپ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے پناہ محبت اور عشق ووفا سے متعلق ایمان افروز اور روح پرور واقعات بیان فرمائے۔آپؑ نے اپنے آپ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں کلیۃً فنا کر دیا تھا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر بعنوان ’’جماعت احمدیہ اور خدمتِ قرآن‘‘ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب لون نائب ناظر نشر واشاعت قادیان نے کی ۔آپ نے آخری زمانہ میں مسلمانوں کی حالت زار ،قرآن مجید کی تعلیم سے بے رخی اور مہجوری کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ احیاء دین کا تذکرہ کیا ۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ قرآن مجید کی شاندار خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آج خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں بھی اس کام کی برق رفتاری عیاں ہے اور اقوام عالم کو امن وہدایت کی تعلیم سے روشناس کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد معزز مہمان مکرم اویناش رائے کھنہ صاحب آف ہوشیار پور نائب صدر بی.جے.پی ،وائس چیئرمین انڈین ریڈ کراس سوسائٹی نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔موصوف نے مہمانان جلسہ کا جلسہ سالانہ میں شرکت پر شکریہ ادا کیا اور مبارک باد دی اور بتایا کہ یہ جلسہ آپسی بھائی چارے،محبت اور امن وشانتی کیساتھ مل کر ترقی کرنے کیلئے ایک تربیت گاہ ہے۔آپ نے کہا کہ مذہب انسان کو ایک حقیقی انسان بنانے کیلئے ہی معرض وجود میں آیا ہے۔اپنے خطاب کے آخر پر موصوف نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آئندہ سال جلسہ سالانہ قادیان میں قادیان اور ہوشیار پور تشریف لانے کی استدعا کی۔

بعد ازاں سردار پرتاب سنگھ باجوہ صاحب آف قادیان ممبر پارلیمنٹ راجیہ سبھا نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ موصوف نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ میں بیرون ہند کئی ممالک میں گیا ہوں جہاں احمدی احباب نے اپنے نیک نمونہ سے اپنی ایک الگ پہچان بنائی ہے اور اپنی ایمانداری اور نیک خصائل کی وجہ سے ہر جگہ قابل تعریف ہیں۔یہ خدمت خلق کے کاموں میں بھی آگے آگے ہیں۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر بعنوان ’احمدیت حقیقی اسلام (جماعت احمدیہ پر مظالم اور افراد جماعت کا صبر واستقلال) مکرم مولانا مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج سرینگر جموں وکشمیر نے پیش فرمائی ۔آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کا پس منظر پیش کرتے ہوئے اس سلسلہ کے دوسرے الٰہی سلسلوں کی طرح مصائب اور مشکلات سے دوچار ہونے کی فلاسفی بیان فرمائی۔آپ نے جماعت احمدیہ پر مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے مختلف اوقات میں احباب جماعت احمدیہ کی قربانیوں اور صبر واستقلال کے عظیم الشان اور ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔

بعد ازاں صدر اجلاس کی اجازت سے جلسہ برخاست ہوا۔

تیسرا دن ۔ دوسرا سیشن

جلسہ کے تیسرے دن کی دوسری نشست دو اجلاسات پر مشتمل تھی۔ پہلا اجلاس محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔مکرم عثمان پاشا صاحب نے قرآن مجید کی سورۃ آل عمران آیت نمبر 103 تا 106 کی تلاوت کی۔جس کا اُردو ترجمہ مکرم طاہر احمد صاحب طارق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا۔مکرم کامران احمد صاحب آف راجور جموں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں ہندوستان کی مختلف سیاسی وسماجی شخصیات کی جانب سے جلسہ سالانہ قادیان کی افادیت ،اہمیت اور کامیاب انعقاد سے متعلق خیر سگالی کے پیغامات سامعین کے سامنے پیش کئے گئے۔ان پیغامات بھیجنے والی شخصیات میں صدر جمہوریہ ہند عزت مآب پرنب مکھرجی صاحب، وزیر اعظم حکومت ہند عزت مآب نریندر مودی صاحب سرفہرست ہیں۔ان کے علاوہ مندرجہ ذیل شخصیات نے بھی پیغامات بھجوائے اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

☆ جناب منموہن سنگھ صاحب سابق وزیر اعظم حکومت ہند ☆ جناب سریش پربھو صاحب وزیر ریلوے حکومت ہند ☆ جناب مختار عباس نقوی صاحب وزیر برائے اقلیتی امور حکومت ہند ☆ جناب کل راج مشر صاحب Indian Union Cabinet Minister of Micro, Small and Medium Enterprises ☆ جناب انت کمار صاحب وزیر برائے پارلیمانی امور حکومت ہند ☆ جناب راجیو پرتاپ روڑی صاحب جنرل سیکریٹری بھارتیہ جنتا پارٹی ☆ جناب کرن رجیجو صاحب مرکزی وزیر مملکت برائے امور داخلہ حکومت ہند ☆ جناب سدانند گوڑا صاحب مرکزی وزیر قانون و انصاف حکومت ہند ☆ جناب منوہر پاریکر وزیر دفاع حکومت ہند ☆ جناب ابھیجیت مکھرجی فرزند جناب پرنب مکھرجی صاحب صدر جمہوریہ ہند، ممبر آف پارلیمنٹ

مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ برائے جنوبی ہند و ناظر امور خارجہ نے مندرجہ بالا احباب کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں مکرم ومحترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جلسہ کے ہر لحاظ سے بابرکت انعقاد پر اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر کا اظہار کرتے ہوئے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ نیز انتظامیہ سمیت شاملین جلسہ اور جلسہ کی کامیابی کے لئے کوشاں جملہ احمدی مخلصین وغیر از جماعت سرکاری وغیر سرکاری معاونین کا بھی شکریہ ادا کیا۔محترم صدر اجلاس کے اختتامی کلمات اور دعا کے ساتھ یہ پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس کے بعد سٹیج اور جلسہ گاہ پر حاضرین اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے تا کہ وہ ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہونے والے اپنے پیارے امام کا جلسہ سالانہ قادیان سے لائیو خطاب سن سکیں۔خطاب کے دوران پورا جلسہ گاہ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔حضور انور کے خطاب سے قبل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی طرف سے ایک خصوصی پروگرام نشر ہوا۔جس میں MTA-INDIA کی جانب سے بنائی گئی جلسہ کی کل کارروائی کی مختصر جھلکیاں دکھائی گئیں اور قادیان دارالامان میں ایام جلسہ سالانہ کے شب وروز خوبصورت انداز میں پیش کئے گئے۔

اس کے بعد ایم ٹی اے پر لائیو پروگرام شروع ہوا ۔حضور پُرنور بیت الفتوح میں طاہر ہال میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے ۔لندن میں بھی پانچ ہزار سے زائد حاضرین حضور انور کے خطاب کے منتظر تھے۔

تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ ظفر اللہ صاحب نے کی ۔آپ نے سورۃ النور کی آیات 55 تا 57 کی تلاوت کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعدہ مکرم سید عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ فارسی منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ سنایا اور اس کا ترجمہ بھی پیش کیا۔سیدنا مسیح پاک علیہ السلام کے اردو منظوم کلام ؎

ہے شکر ربّ عزوجل خارج از بیاں

سے کچھ اشعار مکرم مرتضیٰ منّان صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

حضور انور کے خطاب کیلئے جلوہ افروز ہوتے ہی جلسہ گاہ قادیان ولندن ہر دو مقامات کی فضا نعرہ تکبیر کی فلک بوس صداؤں سے گونج اُٹھی۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما،حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8078: میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم حمید احمد صاحب غوری، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر 18.2.888/10/195 چھاؤنی غلام مرتضیٰ، فلک نما، حیدر آباد، تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4راکتوبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر:-/2100 روپۓ، طلائی زیور: کُل وزن 9 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: کُل وزن 10 تولہ، آبائی جائدداد سے ملنے والی رقم-/2,82,000 روپۓ۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمید احمد غوری　　الامۃ: شاہدہ بیگم　　گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 8079: میں امۃ الحفیظ زوجہ مکرم منور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ قبرستان، عید گاہ کالونی ڈاکخانہ چاندنی چوک ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 کان کا ٹاپ 2 گرام، 1 انگوٹھی 3.5 گرام، 1 گلے کی چین 14.250 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ کے ہیں)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: منور احمد　　الامۃ: امۃ الحفیظ　　گواہ: عطاء المجیب

مسل نمبر 8080: میں سید خالد احمد ولد مکرم ایس۔ این۔ جمیل احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن فرینڈز کالونی ڈاکخانہ دودھ پور ضلع علی گڑھ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25رجولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/16,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ٹی عبد الناصر　　العبد: سید خالد احمد　　گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 8081: میں راج پتی (ممتاز بیگم) زوجہ مکرم حبیب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن محلہ پریم نگر (حلقہ دار الفضل) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رمئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر:-/1001 روپۓ (بذمہ خاوند)، زیور طلائی: 1 سیٹ وزن 15 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 15 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: حبیب خان　　الامۃ: راج پتی (ممتاز بیگم)　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8082: میں مدثر احمد ولد مکرم سفیر احمد شمیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم　　العبد: مدثر احمد　　گواہ: عطاء العلیم ملکانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر وبیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب بزبان ہندی، ملیالم، تامل، تیلگو اور بنگلہ میں دستیاب ہے کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ　الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

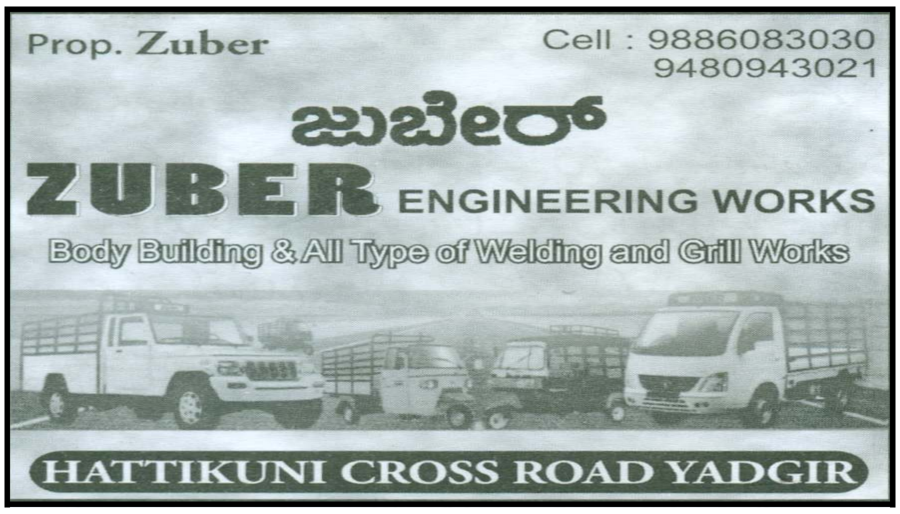

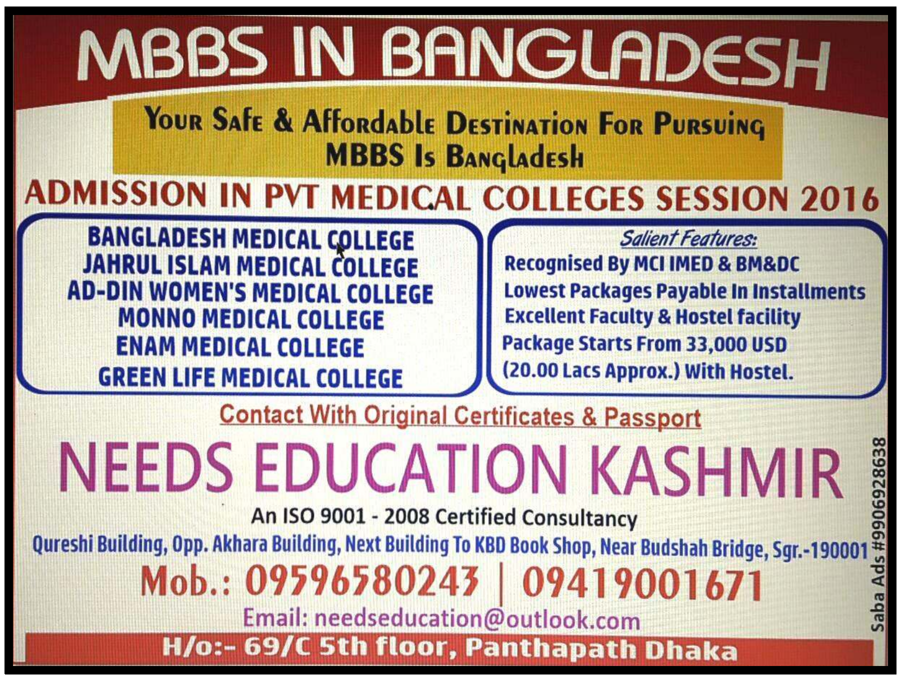

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 19 Jan 2017 Issue No. 3

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

اسلام کی تعلیم ہی ہے جس نے دنیا کو پُرامن اور اللہ تعالیٰ کی طرف لانے والا بنانا ہے

دنیا کو ایک وقت میں احساس ہوجائے گا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ اسلام کی تعلیم پر ہی غور کریں اور عمل کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13؍جنوری 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دین اور مذہب ان کی آزادی کو سلب کرتا ہے اور ان پر پابندیاں لگاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ یعنی دین کی تعلیم میں تم پر کوئی بھی تنگی کا پہلو نہیں ڈالا گیا بلکہ شریعت کی غرض تو انسان کے بوجھوں کو کم کرنا اور صرف یہی نہیں بلکہ اسے ہر قسم کے مصائب اور خطرات سے بچانا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ دین یعنی دین اسلام جو تمہارے لئے نازل کیا گیا ہے اس میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو تمہیں مشکل میں ڈالے بلکہ چھوٹے سے چھوٹے حکم سے لے کر بڑے سے بڑے حکم تک ہر حکم رحمت اور برکت کا باعث ہے۔ پس انسان کی سوچ غلط ہے اللہ تعالیٰ کا کلام غلط نہیں ہوسکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوکر ہم اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے تو اپنا نقصان کریں گے۔ اگر انسان عقل نہیں کرے گا تو شیطان جس نے روز اول سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں انسانوں کو گمراہ کرکے نقصان پہنچاؤں گا وہ انسان کو تباہی کے گڑھے میں گرائے گا۔ پس اگر اس کے حملے سے بچنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ضروری ہے۔ اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی اور فیشن کے نام پر عورتوں مردوں میں ننگ عام ہورہا ہے۔ ترقی یافتہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ کھلے عام بے حیائی کی جائے۔ حیا نام کی کوئی چیز نہیں رہی اور ظاہر ہے اس کا اثر پھر ہمارے بچوں اور بچیوں پر بھی ہوگا جو یہاں رہتے ہیں اور کچھ حد تک ہو بھی رہا ہے۔ بعض بچیاں جب جوانی میں قدم رکھنے لگتی ہیں تو مجھے لکھتی ہیں کہ اسلام میں پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم تنگ جین اور بلاؤز پہن کر بغیر برقع کے یا کوٹ کے گھر سے باہر نہیں جاسکتیں کیوں ہم یہاں یورپ کی آزاد لڑکیوں جیسا لباس نہیں پہن سکتیں۔ پہلی بات تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر ہم نے یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دین پر قائم ہیں تو پھر پابندی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پس حیا دار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لئے ضروری ہے۔ اگر ترقی یافتہ ملک آزادی اور ترقی کے نام پر اپنی حیا کو ختم کر رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دین سے بھی دور ہٹ چکے ہیں۔ پس ایک احمدی بچی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ ایک احمدی بچے نے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے ایک احمدی شخص نے مرد نے عورت نے مانا ہے اس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اور یہ مقدم رکھنا اُسی وقت ہوگا جب دین کی تعلیم کے مطابق عمل کریں گے۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ہر بات کھول کھول کر بیان فرما دی ہے۔ چنانچہ اس بے پردگی اور بے حیائی کے بارے میں آپ ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہوجانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہوجاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اول ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو اگر یہ درست ہوجاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات کے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل کے معاشرے میں جو برائیاں ہمیں نظر آ رہی ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کرتی ہیں۔ پس ہر احمدی لڑکی لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حیا کے لئے حیادار لباس ضروری ہے اور پردے کا اس وقت رائج طریق حیادار لباس کا ہی ایک حصہ ہے۔ اگر پردے میں نرمی کریں گی تو پھر اپنے حیادار لباس میں بھی کئی عذر کرکے تبدیلیاں پیدا کرلیں گی اور پھر اس معاشرے میں رنگین ہوجائیں گی جہاں پہلے ہی بے حیائی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ دنیا تو پہلے ہی اس بات کے پیچھے پڑی ہوئی ہے کہ وہ لوگ جو اپنے مذہب کی تعلیمات پر چلنے والے ہیں اور خاص طور پر مسلمان ہیں، انہیں کس طرح مذہب سے دور کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ یہ زمانہ بہت خطرناک زمانہ ہے شیطان ہر طرف سے پُرزور حملے کر رہا ہے اگر مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں مردوں اور عورتوں نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا اور ہم نے پھر بھی عمل نہ کیا۔ پس اگر ہم نے اپنے آپ کو ختم ہونے سے بچانا ہے تو پھر ہر اسلامی تعلیم کے ساتھ پُراعتماد ہوکر دنیا میں رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ترقی یافتہ ملکوں کے ساتھ چلنے میں ہی ہماری بقا ہے۔ ان کی ترقی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور اب جوان کی حرکتیں ہیں یہ چیزیں انہیں زوال کی طرف لے جا رہی ہیں اور اس کے آثار ظاہر ہوچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو یہ آوازیں دے رہے ہیں اور اپنی تباہی کو بلا رہے ہیں پس ایسے میں انسانی ہمدردی کے تحت ہم نے ہی ان کو صحیح راستہ دکھا کر بچانے کی کوشش کرنی ہے بجائے اس کے کہ ان کے رنگ میں رنگین ہوجائیں اگر ان لوگوں کی اصلاح نہ ہوئی جو ان کے تکبر اور دین سے دوری کی وجہ سے بظاہر بہت مشکل نظر آتی ہے پھر آئندہ دنیا کی ترقی میں وہ قومیں اپنا کردار ادا کریں گی جو اخلاقی اور مذہبی قدروں کو قائم رکھنے والی ہوں گی۔ فرمایا: جیسا کہ پردے اور لباس کے حوالے سے میں نے بات شروع کی تھی اس حوالے سے یہ بھی بات کہنا چاہتا ہوں اور افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کیا اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے صرف پردہ ہی ضروری چیز ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ تعلیم اب فرسودہ ہوچکی ہے اور اگر ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے تو ان باتوں کو چھوڑنا ہوگا، نعوذ باللہ۔ لیکن ایسے لوگوں پر واضح ہو کہ اگر دنیا داروں کے پیچھے چلتے رہے اور ان کی طرح زندگی گزارتے رہے تو پھر دنیا کے مقابلے کی بجائے خود دنیا میں ڈوب جائیں گے۔ نمازیں بھی آہستہ آہستہ ظاہری حالت میں ہی رہ جائیں گی یا اور کوئی نیکیاں ہیں یا دین پر عمل ہے تو وہ بھی ظاہری شکل میں رہ جائے گا اور پھر آہستہ آہستہ وہ بھی ختم ہوجائے گا۔

پس اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے ہر وہ چیز ضروری ہے جس کا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ پردے کی سختیاں صرف عورتوں کے لئے نہیں ہیں۔ اسلام کی پابندیاں صرف عورتوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ مردوں اور عورتوں دونوں کو حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے مردوں کو حیا اور پردے کا طریق بتایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔ مؤمنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ جو وہ کرتے ہیں اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو پہلے کہا کہ غض بصر سے کام لو۔ کیوں؟ اس لئے کہ ذلک ازکی لھم۔ کیونکہ یہ بات پاکیزگی کے لئے ضروری ہے اگر پاکیزگی نہیں تو خدا نہیں ملتا۔ پس عورتوں کے پردے سے پہلے مردوں کو کہہ دیا کہ ہر ایسی چیز سے جس سے تمہارے جذبات بھڑک سکتے ہوں اس سے بچو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: آجکل پردے پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردے سے مراد زنداں نہیں یعنی قید خانہ نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔

زینت ظاہر کرنے کا حکم جن کے سامنے ہے وہ ایک تفصیل ہے جو قریبی رشتہ دار ہیں بہن بھائی ہیں خاوند ہے باپ ہے ماں ہے ان کے بچے ہیں ان کے سامنے صرف یہ ہے کہ ان سے پردہ نہیں ہے۔ میک اپ وغیرہ اگر ہوسکتا ہے تو ان کے سامنے تو ہوسکتا ہے اس کے علاوہ نہیں۔ اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دے دی اور تمام رشتے بیان کردیئے کہ جن سے اور وہ بھی وہ زینت جو خود بخود ظاہر ہوتی ہو یعنی شکل ہے قد کاٹھ ہے وغیرہ اس قسم کی زینت یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے سامنے بھی گھر میں بھی تنگ جین اور بلاؤز پہن کے پھر رہی ہوں ان کے سامنے یا ننگا لباس ہو۔ یہ پردہ محرم رشتہ داروں کے لئے بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک اور بات میں مربیان اور ان کی بیویوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اپنے لباس اور اپنی نظروں میں بہت زیادہ احتیاط کریں ان کے نمونے جماعت دیکھتی ہے مربی اور مبلغ کی بیوی بھی مربی ہوتی ہے اور اس کو اپنے ہر معاملے میں اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے مرد بھی اور ہماری عورتیں بھی حیا کے اعلیٰ معیاروں کو قائم کرنے والے ہوں اور اسلامی احکامات کی ہر طرح ہم سب پابندی کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad